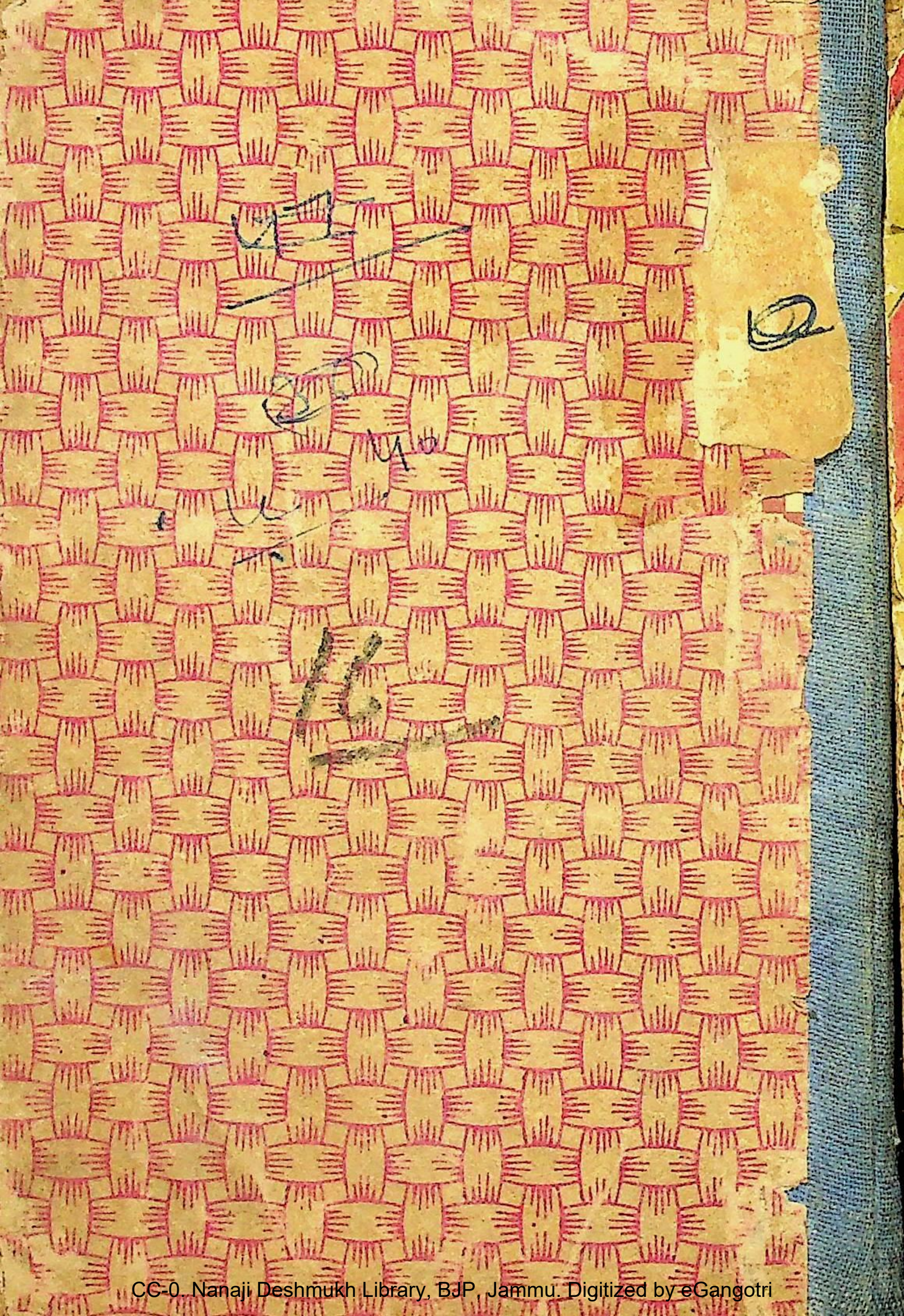
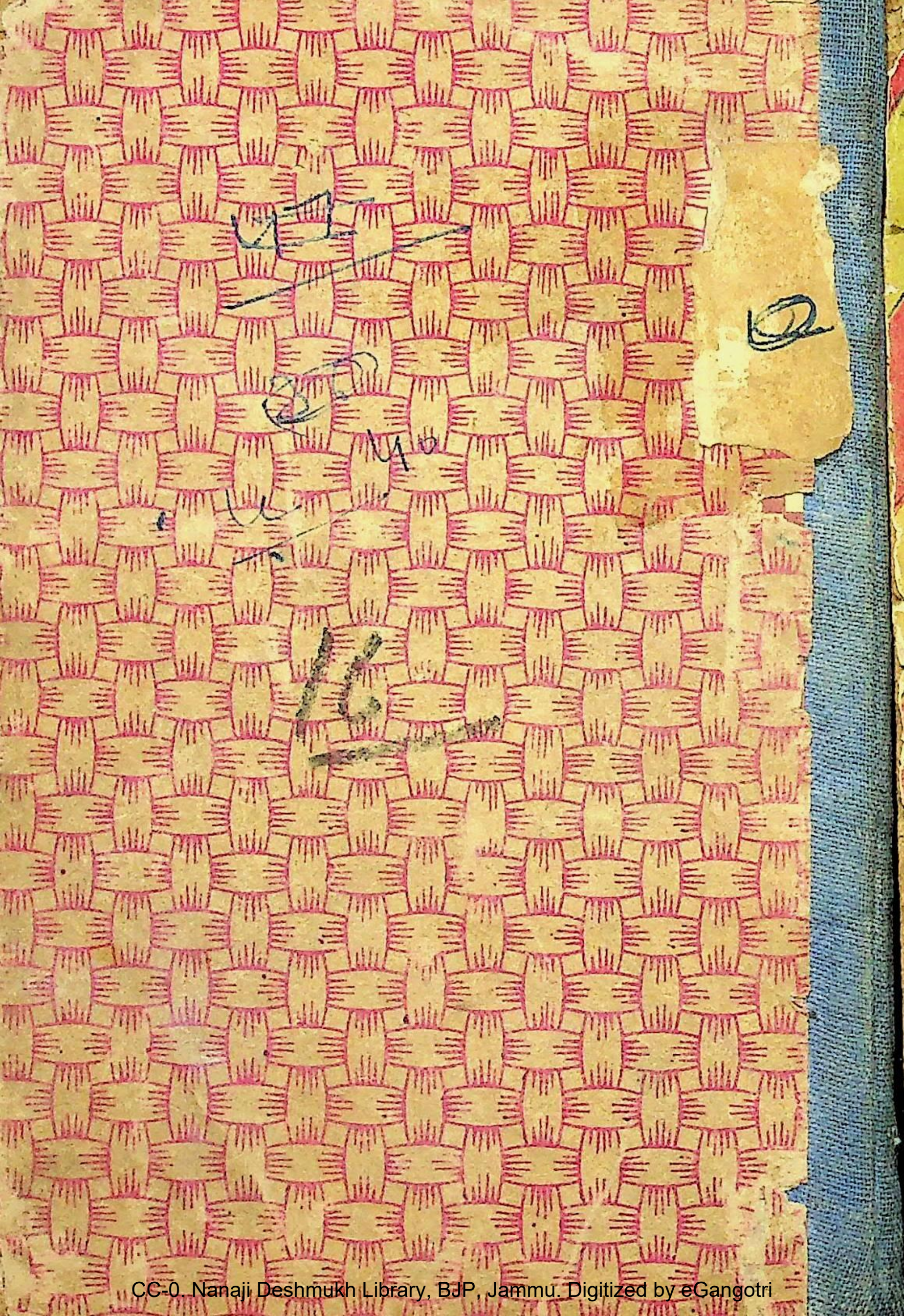
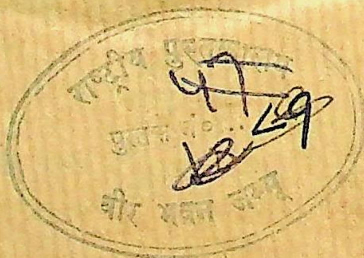




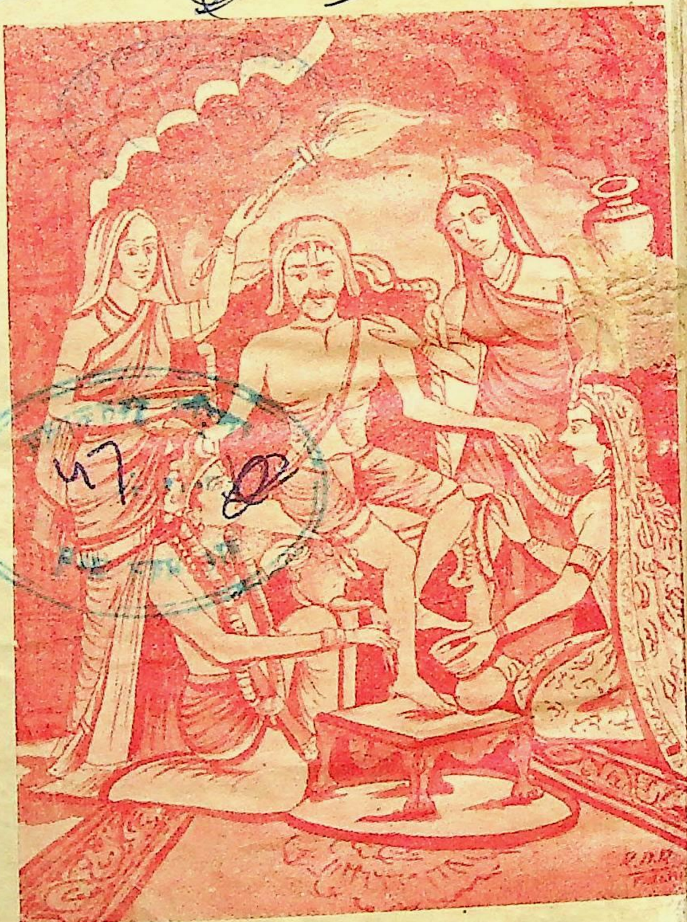
कृष्ण सुदामा

५०



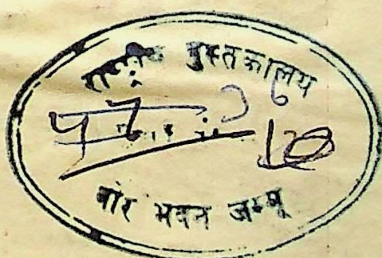
کرشن سداماں

PRICE AS. 10.



دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی


नाना जी देशमुख पुस्तकालय (भाजपा)
कमांक 867B


पुस्तकालय
वीर भवन जम्मू

بے مثل

تاریخی اور سبق آموز ناٹک

بمبئی کی مشہور و معروف پارسی تھیٹریکل کمپنیوں کا

محبوب ترین ناٹک

کرشن سداما

مصنفہ

انیک پستکوں اور ناٹکوں کے مشہور مصنف

بھارت بھوشن کوی رتن ماسٹر نیادر سنگھ بیچین

پبلشر

دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی

قیمت ۱۲/-

پنجاب نیشنل پریس دہلی

پاتر پریچے

شری کرشن چند :- تربھون پتی

سداماں :- بھگوان شری کرشن کا متر

رام نارائن
لکشمی نارائن } سداماں کے پتر۔

پاپ :- یم راج کا سیناپتی

دارِدر :- مشہوریون

سیٹھ لکشمی رام :- ایک سوم

کشوری لال : لکشمی رام کا بیٹا۔

نیائے پال :- ودروڑ دیش کا نیائے کاری راجا

منتری :- نیائے پال کا راج منتری۔

سوبھاگیہ چند رو - ودروڑ دیش کے ساہوکار - دھرم پال

کیوٹ - دوارکاپوری کے ساگر ملاح۔

پاتری پریچے

بھگتی - بھگوان کی ان پاوتی بھگتی

مایا - بھگوان کی مایا

ستیہ بھاما دا رکمنی - بھگوان کرشن چند کی پٹ رانیاں۔

سوشیلا - سداماں کی ستری

دھرم دیوی - سیٹھ لکشمی رام کی ستری۔

اس کے علاوہ : نٹ نٹی - سہیلی دوار پال چوبدار گشتی وغیرہ

شری گنیشائے نمہ :-

انک پہلا　　　　　　　　　　　　درشیہ پہلا

ستھان - رنگ بھومی

(یہ درشیہ ناٹک کی پرستاؤنا ہے)

(بالکاؤں کا ایشور وندنے کرتے دکھائی دینا)

گائن

نمسکار، جگدا دھار

کرن ہار بار بار، نام تیرے کریں اُچار

نیتی نیتی وید چار کہت نہیں پائے پار

نمسکار، جگدا دھار

برہما وشنو اور مہیش، کرت وندنا بتیہ شیش

تیجیں چاپن سے ہو پار، ادھم نام جان سار

سوتر دھار :- پرویش کرتے ہوئے۔

جے ہند

بول دو جے ہند سب اس بار ہنستے بولتے

لو لگا جے ہند کا سب تار ہنستے بولتے

یہاں یہ جے ہند لو اُچار ہنستے بولتے

جائے گا جے ہند لے کر پار ہنستے بولتے

نٹی :- (دوسری اور سے پرویش کرتے ہوئے، آدیہ ویر آج کل آپکی جیبیا ہر سمے جے ہند کے نام کا جاپ کرتی ہے۔ سارے سنسار کے جیوں کے ہردے میں یہ آزاد ہند فوج کے نیتا جی کے مہا منتر کا

جوش بھرتی ہے۔

دھرم بندھن کو بسارا، کرم بندھن یاد کر
اب ہوا معلوم ہوگا، دیشوں کو آزاد کر

سوتر:۔ تو دیوی دیش بھگتی سے بڑی کوئی بھگتی نہیں اور دیش ما تا سے بڑی کوئی شکتی نہیں۔ کیونکہ اس کی ہی پیاری گود سے رام جیسے ویر اور کرشن جیسے مہان آتماؤں نے جنم لے کر اس کی سیوا میں ہی اپنے آپ کو لگایا۔

بھگتی بھارت جی کی سکل برہمانڈ بھر میں ایک ہے
دیش بھگتوں کی ہی شکتی سے وطن کی ٹیک ہے

نٹی:۔ تو ناتھ اب وہ دیش بھگتی کا گیان کہاں لوپ ہو گیا۔

سوتر:۔ پریے آپس میں پریم اور سنگھٹن اور پیار ہی نہ ہونا ہمارے راشٹر کی ترقی میں بادھک کے روپ میں ایک بھین روپی طوفان اُمڈ رہا ہے ہماری آپسی پھوٹ کے کارن یہ ہمارا دیش جو سنسار میں ودوتا میں سب سے آگے تھا۔ سو آج اُجڑ رہا ہے۔

پریم تھا آپس میں ایسا سنگھٹن اور پیار تھا
اُس سداماں کرشن میں کیا پریم کا بیوہار تھا

نٹی:۔ سداماں

سوتر:۔ ہاں سداماں اور کرشن، کرشن دوارکا پوری کا ایک شکتی شالی نریش اور سداماں دالدری نردھن۔ بھکاری دُربل بھیش تھا۔ پرنتو کرشن پریہ سداماں اور سداماں پریہ کرشن

میتر لے یگ ہوئے یہ دکھلا دیا گھنشیام نے
اس دکھی دُربل کا دُکھ سب ہر لیا سکھ دھام نے

نٹی :- تو ناتھ آج رسک سماج میں کوئی ایسا ہی رنگ منچ پر رچ کر دکھا دو۔
اور جو تو یوں کہ ہم ایسی بیر بھاؤ میں بھائی بھائی کا شتر بنے ہوئے ہیں
انکو مترتا اور پریم کا پاٹھ پڑھا دو اور آریہ ویر اس سوئی ہوئی جاتی
کو ناٹک دوارا ہی جگا دو۔ ہاں تو کون سا ناٹک رچایا جائے سو بتا دو

سوتر :- ٹھیک آج شروتا گن بھی اتاولے ہو رہے ہیں۔ دیر ہونے کے
کارن باولے ہوئے ہیں جاؤ پاتروں کو ہوشیار کرو۔ ہر ایک کو کرتویہ
پالن کے لئے تیار کرو جب تم ہے ہماری آگیا بتاؤ۔ پاتروں کو سجاؤ۔ آج
ہمارے وچار کے انوسار دہلی نواسی بھارت بھوشن کوی رتن ماسٹر
نیادر سنگھ بیچین کی لیکھنی دوارا لکھا ہوا پریم میں پری پورن کرشن سداما
جی کا ناٹک رچاؤ۔

کرشن سداماں کا یہاں دے دوں دکھا دیو ہار
جانتے سب کے ہردے بھرے پریم بھنڈار

نٹی :- جو آگیا۔

سوتر :- اور سنو دیر مت لگانا۔ بھاشا بھی سرل ہی رکھنا

نٹی :- جو آگیا (مستک نوا کر) ناتھ آپ کی آگیا سر آنکھوں سے
بجا لاؤں گی۔
(پرستھان)

سوتر

گائن

سنسار مسافر خانہ ہے، من کیوں اس میں دیوانہ ہے
سب ٹھاٹ یہیں رہ جانا ہے ساتھ نہ کچھ بھی جانا ہے
کیا کایا کو مل دھوتا، مٹی میں مل جانا ہے
پانچ تتو کا چولا تیرا، کام نہیں کچھ آنا ہے

بھائی بندھو اور کٹمب قبیلہ سب سوارتھی بہانا ہے
کر لے اب تحقیق تیاری تیرا او ہیں ٹھکانا ہے
(گاتے گاتے پرستھان)

انک پہلا   درشیہ دوسرا

ستھان بارگ

بٹاخ کی آواز پر پاپ کا نشٹ روپ میں پرویش۔

پاپ :- میں پاپ ہاں الیشور کے کر کملوں دوار رچایا ہوا پاپ جیوؤں کے پیچھے لگایا ہوا پاپ۔

دُشٹ جیووں کے لئے کرنی کا پرنام ہوں
پاپ کہتے ہیں مجھے سنسار میں بدنام ہوں
بٹاخ کی آواز پر مایا کا پرویش۔

مایا :- اور میں مایا مجھے بھی سوئم الیشور نے رچایا۔ میں بھی الیشور کی آگیا بجاتی ہوں جس کے بدلے میں پاپ کا پرویش ہو جاتا ہے میں بھی اس کو بھول جاتی ہوں۔ اور پاپ آتما کو سنسار کے جال میں پھنسا کر تیاگ اور شانتی چھڑاتی ہوں۔ لیکن اس بھکتی کے دکھ سے دکھی ہو کر گھبرا جاتی ہوں۔ اب اگر ایسا نہ کیا جائے تو پرکرتی کا نیم کیسے پورا ہونے پاوے گا۔

بھکتی کرنے کو سنسار رچایا ہر نے
بھول بھلوانے کو مایا کو لگایا ہر نے

پاپ :- کون مایا یہ میں جانتا ہوں کہ تجھے بھکتی ستاتی ہے اور بھکتی کے دکھ

سے دُکھ پاتی ہے پرنتو تو نہ گھبرا۔ اب یہ بھکتی میرے شکنجے میں
پھنسی جاتی ہے

(پھر پیٹا ہم چھوٹنا اور بھگتی و دھرم کا پرویش)

بھکتی :- کیوں دھرم آپ تم نے اپنے کانوں سے سن لیا کہ یہ میرے لئے کیا کیا جال بچھاتے ہیں اور میرے پیارے ایشور کے بھگتوں کو کیسا ستاتے ہیں۔

دھرم :- ہاں ہاں بھکتی میں ان کے مایا جال کو خوب جانتا ہوں یہ دونوں ہی بھگتوں کو ستاتے ہیں۔ انھیں بھگتی مارگ سے ہٹا کر پاپ مارگ پر گھسیٹ لے جاتے ہیں۔ لیکن ہزاروں کشٹ پاکر بھی جو پربھو کے بھگت ہیں وہ کبھی اپنا قدم پاپ کی اور نہیں بڑھاتے ہیں۔

پاپ پیا :- لیکن ایشوری نیموں کا مٹانا ہمارا کام ہے۔

بھکتی :- پرنتو دیکھو تم ساودھان ہو جاؤ۔ تم بھگتوں کی مہما سے انجان ہو۔ اس لئے بھگتوں کو مت ستایا کرو۔ وہ نشٹ پاپ ہردے ہیں ان کے نرمل من کو مت دکھایا کرو۔

پاپ :- پرنتو تم بھی باز آؤ۔ جسے میں ستاؤں تم اسے بھکتی کا مارگ بتا کر مجھ سے مت چھڑاؤ۔ ایسا کرکے ایشوری نیم میں بادھا مت پہنچاؤں۔

دھرم :- پرنتو ایشور کے پریہ بھگتوں کو تمہارے پاپاچار سے چھڑانا ہمارا کام ہے۔ بھولے ہوئے پتھک کو مارگ بتا دینا ہمارا کام ہے دیکھ سدا ان تیرا تسکار ہو جانے پر بھی اپنے درڑھ وشواس کو کیسے نبھاتا ہے۔ تم اسے ناحق مت ستاؤ۔ میں اسے سہا بتا دوں گا۔

بھکتی اسے شکتی دے گی۔ تو کبھی اپنے راستے سے سداہاں وچلت نہیں ہو گا۔

باپ :- نہیں ہمارے رہتے ہوئے تم کبھی ایسا نہیں کر پاؤ گے

بھکتی :- دیکھو مان جاؤ ناحق اپنا اپمان مت کراؤ۔

مایا :- ہمارا خیال ہے۔

دھرم :- تم پچھتاؤ گے۔ ناحق اپمانت ہو کر ٹھہر جاؤ گے۔

باپ :- نہیں ایسا کبھی نہیں ہونے پاوے گا۔

مایا :- اچھا جو ہوگا سو دیکھا جاوے گا۔

دھرم :- ہوگا اور آوشیہ تمہارا اپمان آوشیہ ہوگا۔

بھکتی :- جاؤ تم اپنا زور لگاؤ۔ بھکت کو ستاؤ۔ لیکن
پرنتو بھکت کو جا کر ستاؤ آزماؤ تم
پرنتو یہ نہیں کہ راستہ اس کا بھلاؤ تم

مایا :- جا جا بھکارن یہ پاٹھ اپنے دکھی بھکتوں کو پڑھا وہی تجھے سر چڑھائیں گے۔

باپ :- ہاں تیری ان بھولی باتوں میں تیرے بھولے بھگت ہی آئینگے

بھکتی :- اچھا میری شکتی میرا بل تمہیں ایک دن نیچا دکھاوے گا اور اور تمہارا اپمان ایک دن آوشیہ تمہارے سر کو جھکا دے گا۔

دھرم :- وہ نیائے کاری ایشور تمہاری اس پاپوں کی آندھی کو سویم ہی مٹا دے گی

بھکتی :- مانو یا مانو نا تم دونوں ہماری بات کو
مٹادو گی آوشیہ اکیدن تمہاری اپنیا کی گھات کو

مایا :- اچھا بھکتی اگر یہ بات ہے تو سن اور کان کھول کرسُن -
سدامان بھگت جو تیرا ستا دوں والے دانے کو
پھرے گا مارا مارا روئے گا آرام پانے کو

بھکتی :- او ہو اتنا ابھیمان
مایا :- ہاں تیری اور تیرے بھگت کی پریکشا کا سامان -
بھکتی :- اتنی ہمت
مایا :- تجھے نیچا دکھانے کو
بھکتی :- اچھا تو جا اور اپنا پورا زور لگا -
مایا :- اچھا تو جاتے ہیں اور اپنا سارا زور لگاتے ہیں -
مایا :- ہاں آؤ ! (مایا کا وہ پاپ کا پرستھان)
بھکتی :- اچھا تم جاؤ ، تم ستانا اور ہم بچاتے ہیں -
(بھکتی اور دھرم کا دوسری اور پرستھان)

انک پہلا درشیہ تیسرا

(ستھان جنگل)

بہت زور کی ورشا و طوفان میں کرشن سداماں کو لکڑی چگتے دکھائی دینا اور کرشن کا سداماں سے کہنا -

کرشن :- بھائی آؤ - ورشا آنے والی ہے . شیگھر لکڑیاں چن کر یہاں سے چلیں - نہیں تو ورشا آ جائے گی اور ہم بھیگ جائیں گے -

سداماں :- ہاں کنہیا یہ تو تم سچ کہتے ہو - پرنتو میرا وچار تو یہ ہے کہ لکڑیاں اتنی ہی بہت ہیں گھر چلو -

کرشن :- اچھا تم تھک گئے ہو تو جاؤ - اور جو چنے گوپی جی سے دئیے
ہیں وہ لاؤ - تم بھی کھاؤ اور میں بھی کھاؤں -
سداماں - ہیں چنے - چنے تو ڈگر گھی کے پتّے میں دیکھتے ہوئے کسی نے چرالئے
کرشن :- (ہنستے ہوئے) جھوٹ بھیا - جھوٹ مت بولو چرالئے یا تم نے
کھالئے ہیں -
سداماں :- (شرماتے ہوئے) ہاں بھیا - وہ تو میں کھا گیا -
کرشن :- سویم، افسوس - سداماں کی مت بھرشٹ ہوگئی جو سب چنے کھا گیا -
یہ بیچارا کیا جانے - جو پرایا بھاگ کھانے سے کیتنے کشٹ
پاتا ہے - افسوس یہ بھی کشٹ پائے گا - ہاں اس کو دریدرتا آدبائیگی -
پرنتو اب کیا ہو سکتا ہے -

پھرے گا مارا مارا، چین نہیں دنیا میں پائے گا
پرایا بھاگ کھا کر یہ مہا سنکٹ اٹھائے گا

کرشن کا پرستھان، اپٹے پر ی ورتن ہونا، سداماں کا اپنی کٹی میں اپنی ماتا کے بچھڑے
دکھائی دینا اور سوشیلا کا بچوں کے ساتھ بھوک سے سو جانے پر پشچاتاپ کرنا اور
ولاپ کرنا -

گائن

آپ کے دھیان میں جو من لگایا جاتا ہے
کس لئے ہے پربھو پھر وہ ستایا جاتا ہے
شعر سنا ہے آپ تو بپتا دور کرنے والے ہیں
سمست بیادھا کو جگدیش ہرنے والے ہیں
دھیان جو آپ کا دن رات دھرنے والے ہیں
تمہارے نام تبھی جو دل سے مرنے والے ہیں

کس لیے — تو کیوں اس غریب کو یہ دُکھ دکھایا جاتا ہے

بھیجے ہیں اکشٹ ہمارا بھی مٹانے آؤ

بگڑی ہے ناتھ ہماری بھی بنانے جاؤ

ہم جو بھولے بھٹکے دیر بتانے آؤ

غم کی بدلی کو میرے شام ہٹانے آؤ

بھگت بچوں کو کیوں آج بھلایا جاتا ہے

سوشیلا :- (موسیم)

بنادو بھگوان بنادو۔ اب تو ہماری بھی بگڑی بنادو
نہیں دیکھا جاتا مجھ سے ان بچوں کا یہ دکھ نہیں دیکھا جاتا
پربھو یا تو انہیں دسترخوان دو۔ نہیں تو مجھے ہی اس سنسار سے
مٹا دو۔ چھڑا دو پربھو اس روز روز کے دکھ سے میرا پیچھا چھڑا دو۔

سات دن بیت چکے کچھ نہیں پایا پربھو

بھوکے ہیں بچے میرے انّ نہیں کھایا پربھو

سداں :- دیا کرو پربھو دیا کرو۔ ایسا میرا کیسا ایک اپرادھ ہے اسے
کشما کرو۔

ہو گیا تھا پاپ مجھ سے جس کا یہ پرنام ہے

بھوکھے بچے بلبلاتے مکھ میں تیرا نام ہے

سوشیلا (غصے سے) بولنے بھی دو۔ تم بچوں کی کب فکر کرتے ہو۔ تم تو بس
رام رام، رادھے شیام، رادھے شیام کرتے ہو۔ تمہیں تو بس ہری
بھجن بھاتا ہے۔ رات دن بھجنا ہی میں من لگاتے ہو۔ کبھی ان بچوں کے لیے
بھی کچھ کرنے دھرنے جاتے ہو۔

سداماں :۔ انکھڑے ہوکر، سوشیلا تو سوشیلا ہوکر اپنی شیلتا کو بھلاتی ہے
ناحق مجھے کٹو بچن کہہ کر میری دکھی آتما کو اور کیوں دکھاتی ہے۔

کیا ملے گا تم کو مت کچھ کرو وہ سے اب کام لو
دینے والا ہے وہی لکھ ہے پربھو کا نام لو

سوشیلا :۔ پرنتو گھر بیٹھے کہیں پر اتما نہیں دینے آتا۔ جب تک کچھ نہ کچھ اُدیوگ نہیں کیا جائیگا تب تک کوئی کچھ نہیں دینے آئے گا۔ سوامی مجھے معلوم ہے۔ آج کئی دن سے آپ نے ان کا ایک دانہ بھی نہیں کھایا ہے اس لئے تمہارا چہرہ مکھ مرجھایا ہے۔ شریر دُربل ہو رہا ہے اس لئے آپ کا چلنا پھرنا بہت مشکل ہے۔ پرنتو کیا کروں ان بچوں کے دُکھ سے بہت دکھی ہو جاتی ہوں تو میں بیاکل ہو کر ہی ایسا شبد جہوا پر لے آتی ہوں۔ جاؤ ناتھ جاؤ میرے واسطے نہیں بلکہ ان انجان نادان بچوں کے تڑپنے اور بلکنے کو دیکھ کر جاؤ۔ کسی دھنی داتا کے دوار و بھنڈار سے کچھ بھکشا مانگ کر لے آؤ۔

جو کچھ بھکشا سوامی مانگ کرکے لاؤ گے
تو ان بچوں کے ہردے کے دکھوں کو تم مٹاؤ گے
جو تم کچھ مانگ لاؤ گے تو میں بھی چین پاؤں گی
اٹھیں گے نیند سے تب پریم سے ان کو کھلاؤں گی

سداماں :۔ یہ تو سچ ہے، پرنتو پریئے۔

چلا جاتا نہیں مجھ سے ہلا جاتا نہیں مجھ سے
جہاں جاؤں گا میں اٹھ کر کرم بھی ساتھ جائے گا
ہے مشکل بھیک کا ملنا ہر ایک دھکے لگائے گا

سوشیلا:- ہاں سوامی۔ واستو میں ہمارے بھاگیہ ہی مند ہیں۔ پرنتو کیا بتاؤں۔ ان کومل بچوں کا یہ دارن دکھ کب تک سہتی جاؤں۔ آج پانچ دن ہوئے میرے بچوں نے ان کا ایک دانا بھی نہیں پایا ہے۔ آج جب یہ آنکھوں کو کھولتے ہیں اور ماں بھوک سے مرنے بھوک بولتے ہیں۔ تو بس کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہوں بلکہ جیتی ہی مرجاتی ہوں۔

جو مجھ پر آپڑے سنکٹ خوشی سے تن پہ جھیلوں گی
پرنتو اس مہا دکھ کے کب تک پاپڑ بیلوں گی
ابھی جاؤں کہیں سے مانگ ٹکڑا انہی لے آؤں
بلکتے بالکوں کو دے کے دکھ ان کا یہ نمٹاؤں

سداماں:- تم ٹھیک کہتی ہو پرنتو۔

مانگنے سے اس سمے کوئی بھیک بھی دیتا نہیں
کر تپن ہارا ہوں میں دانا کوئی دیتا نہیں

سوشیلا:- اس دستری بن کر گھر میں بیٹھ جاؤ۔ نا کہیں جاؤ نا کہیں آؤ

پرشنہ کچھ دل میں تم نے ملا یا پران پت
ستریوں کی بھانتی بس گھر کو بھایا پران پت

سداماں:- ہاں جب بھاگیہ چکر کھا جاتا ہے تو اچھے اچھے پرشوں کا پرشتو دھ ہٹی میں مل جاتا ہے۔

دکھ اور چنتا میں ہو جاتی ہے جب حیرانگی
تو دھری رہ جاتی ہے مردوں کی سب مردانگی

(سداماں کا پرستھان)

سوشیلا:- (آنسو بہا کر) ہے پربھو یہ کس جنم کا پاپ سامنے آیا۔ جس

نے ہمیں اتنا کشٹ دیا۔ اور اتنا ستایا۔ آہ! جیٹھ ماہ کی دھوپ میں اور سوامی پانچ دن سے نراہار، اپکار کرد بھگوان اپکار۔ آہ! میں نے بکاس ہو کر بٹھا دیئے۔ آہ! سوامی نے اتنا کشٹ پایا۔ مجھے پاس پڑوس کے لوگ دُشٹا کر کشٹا بتائیں گے۔ پرنتو میرے اگادھ پتی برت دھرم کو کیسے جان پائیں گے۔ آہ سمار بُرا سمے کچھ بھی کرائے چاہے مجھے کوئی کچھ بھی بتائے میں اُنھیں بھیج کر دُکھ پاتی ہوں، بار بار اپنی کرنی پر پچھتاتی ہوں:

بس ان بچوں کے دکھ سے جب بہت بیچین ہوتی ہوں
تبھی ان کو ستاتی ہوں سویم دن رین روتی ہوں
میرے سوامی کا دُکھ میرا ہے دُکھ وہ دُکھ پاتے ہیں
تو میرے پران بھی تن سے جدا ہونا ہی چاہتے ہیں

پڑوسن:- (پرویش کرتے ہوئے) کیوں بہن سوشیلا کیا بِپتا ہوئی کیا کارن تم تو اداس نظر آتی ہو۔

سوشیلا:- اور تو کچھ نہیں صرف ان بچوں کی بھوک پیاس کی چنتا ہی کھائے جاتی ہے۔

پڑوسن:- پرنتو بہن جب اچھے دن ٹل جاتے ہیں بسدا یہ بُرے دن بھی نہیں رہنے پاتے ہیں۔ اس لئے گھبرانے کا کام نہیں لو یہ بھاجی دینے آئی ہوں۔ تمہارا حصہ لائی ہوں۔

سوشیلا:- اہو بھاگ گئے آج کیا خوشی چھائی جو آپ نے بھاجی بٹوائی۔

پڑوسن:- اری بہو کے چھو رہا ہو اسو اس کی چھٹی تھی۔

سوشیلا:- تو بدھائی ہو۔ چرنجیوی ہو کلا سوائی تمہاری بہو لوڑھ سہاگن ہو۔ اد مجھ دکھیا پر جو دیا لاؤ گی۔ اس کا پھل بھگوان سے پاؤ گی۔

پڑوسن :- مشرانی جی آپ کا آشیرباد ہی ہمارے کام آئے گا۔
اچھا کوئی تھالی لاؤ۔ یہ بھاجی اس میں دھر آؤ۔

سوشیلا :- (بالکوں کی اور سنکیت کرتے ہوئے)
نا بالکی میں ان کا دالی کہاں سے لاؤں
او چھے ہیں کرم ان کے تھالی کہاں سے لاؤں
(دھوتی کا پھٹا پلہ پسار کر) لاؤ بہن جی لاؤ اسی میں دے جاؤ۔

پڑوسن :- (دھوتی پھٹی دیکھ کر) مشرانی جی یہ تو پھٹی ہوئی ہے۔ اس میں بھاجی نہیں آئے گی۔ اور اگر آ بھی گئی ...... تو ستّ گر جائے گی۔

سوشیلا :- تم ستیہ کہتی ہو۔ پرنتو کیا کیا جائے۔ جو بھاگیہ میں لکھا ہے سو ہی تو پائے میں اسی کے یدگیہ تھی۔
اسے دھوتی نہ تم جانوں یہ دکھوں کی نشانی ہے
کہاں تک میں سناؤں دکھ بھری اپنی کہانی ہے
پھٹی میلی پرانی لاج رکھتی ہے پرانی ہے
بچاتی ہے میری عزت اسی سے زندگانی ہے

پڑوسن :- پرنتو سی کر پہنو۔

سوشیلا :- پرنتو سینے کو سوئی کہاں سے لاؤں۔

پڑوسن :- مانگ کر ہی کام چلا لو۔

سوشیلا :- لینے گئی پرنتو نہ پائی۔ اور پڑوسن نے نہ جانے کیسی کیسی کر دی بات
ان کہنی سنائی جسے سن کر میں چپکے ہی سے چلی آئی۔

پڑوسن :- آخر اس نگوڑی نے کیا کہا

سوشیلا :- بہن جو اس نے کہا وہ مجھ سے دہرایا نہیں جاتا۔ جو اس نے مجھے جھڑک کر

کرشنا اپ شبدوں میں کہا نکھ پر لایا نہیں جاتا۔

پڑوسن :۔ اے ہے کل موہی کو ذرا بھی دیا نہ آئی۔ جو اک سوئی ڈورے پر ایسی کڑی بات سنائی لو یہ میری اوڑھنی اوڑھ لو میں دھوتی میں چلی جاؤں گی۔

سوشیلا :۔ بہن تم نے کہہ کر مجھ پر اپکار کیا۔ یہ تم اوڑھے رہو میں ابھاری ہوں جو تم نے اس سمئے میرا ستکار کیا۔

پڑوسن :۔ نہیں مسترانی جی یہ تم لو۔

سوشیلا :۔ بہن کشما کرنا میں نے جنم ہی ایسے اوتم کل میں پایا ہے کہ کسی کی اُترن کا جھوٹھا کبھی نہیں کھاؤں گی۔

پڑوسن :۔ ہاں مسترانی جی سچ کہتی ہے۔ یہ مت لیجئے جب پنڈت جی آئیں تو انھیں پٹھا دینا میں انھیں نئی دھوتی دلا دونگی۔ اور کچھ سیدھا بھی دوں گی۔

سوشیلا :۔ اچھا بہن بھگوان تمہارا بھلا کرے۔

پڑوسن :۔ اچھا میں آ گیا چاہتی ہوں۔ تم پنڈت جی کو آوشیہ بھیجنا میں کہے جاتی ہوں۔

(پڑوسن کا جانا بچوں کا جاگ جانا)

سوشیلا :۔ ہاں پربھو میری کلاروشا پر تمہیں کچھ بھی دیا نہیں آتی ہے۔ جانے تمہاری کیسی پتھر کی چھاتی ہے۔

بچے :۔ ماں ماں اب تو کچھ کھانے کو لا۔ ماتا ماتا بھوک کے مارے پران نکلے جاتے ہیں۔ اب نہیں سہا جاتا۔

سوشیلا :۔ اٹھو میرے بچو! میرے لال۔ آج اس نردئی پرماتما کو بھی آ گیا تمہارا خیال۔ لو دیکھو بیٹا تمہارے لئے ثے گئے ہیں مال۔

لڑکے :۔ ماتا جو نِردَئی ہو جاتے ہیں کیا وہ بھی کبھی دیالو آتے ہیں ۔
سوشیلا :۔ ہاں ہاں بیٹا غریبوں کی آہوں سے کبھی پتھر بھی موم ہو جاتے ہیں ۔
لڑکے : اچھا ماں جل لاؤ ، اور ہمارے ہاتھ دُھلاؤ ۔
سوشیلا :۔ بیٹا میں ابھی جاتی ہوں ۔ گھر میں جل نہیں ہے کنوئیں سے لاتی ہوں ۔
(سوشیلا کا پرستھان اور دردِر کا بھکاری دلش میں پرویش)
دردِر :۔ جیتے رہو ۔ داتا ر بھرے ہیں بھنڈار ۔ کر دو کچھ بھوکوں کا ستکار ۔
لڑکے :۔ ارے کون بھکاری ۔
دردِر : ہاں بابا بھوک نہ ستایا ۔ کئی روز سے اَنّ نہ پایا
لڑکے :۔ (سویم) اسے تین دن کا بھوکا اور ہم نے پانچ دن سے کچھ نہیں کھایا ، پرنتو ہم بھوکے اور بھی رہ جائیں گے ۔ پرنتو اپنے دوار سے بھوکے یاچک کو نہیں لوٹائیں گے (دردِر سے) مہاراج اَنّ تو کہاں سے لائیں ۔ ہاں البتہ یہ تھوڑے سے پھل ہیں انھیں لے جائیں اور کہیں پانی کے آسرے بیٹھ کر آرام سے بھوگ لگائیں ۔
دردِر :۔ بھگوان تمہیں بنائے رکھے لاؤ ۔
(دردِر کا پھل لے کر ایک اور سے پرستھان دوسری اور سے سوشیلا کا پرویش)
سوشیلا :۔ لو آؤ میرے لال ہاتھ دھو لو اور کھانا کھاؤ ۔
لڑکے :۔ پرنتو اب ہاتھ دھو کر کیا بنائیں گے ۔ کھانا تو ہے ہی کیا جو کھائیں گے
سوشیلا :۔ اور جو میں ابھی رکھ گئی تھی ۔
لڑکے :۔ ماتا جی ! ایک بھوکا بھکاری آیا اس کو دے کر اس کا دُکھ مٹایا
سوشیلا :۔ ہیں تو کیا تو نے اپنے واسطے کچھ بھی نہیں بچایا ۔

لڑکے :- ماتا وہ بھوک کا تڑپتا پھڑاتا تھا اور بھوک سے مرا جاتا تھا۔ اگر اسے ہم نہ کھلاتے
تو اس کے یہیں پران نکل جاتے۔

سوشیلا :- ارے میرے لال۔ اتنے دکھوں میں بھی تمہارا یہ حال۔ اس حال
میں چلتے ہو برہما کی چال۔

دیو ہار سے ونش کا جس میں جنم لیا
یہ دیہ کا لکشن تم نے جو اب کیا
تم کو دے گا اور ایشور نام پر جس کے دیا
جس نے یہ بھیجا تھا وہی اور بھی دے گا جیا

(بھگتی اور دھرم کا ایک گٹھڑی لئے پرویش)

بھگتی :- بھائی کوئی ہے تو آؤ۔ کیا سداماں جی کا گھر یہی ہے ٹھیک بتاؤ۔

سوشیلا :- ہاں ان کا گھر یہی ہے وہ تو گھر نہیں ہیں کیا لینا ہے بتاؤ۔

بھگتی :- وہ ہوں یا نہوں یہ بوجھ اتروا لو - یہ سیدھا ان کا ہے رکھا لو۔

سوشیلا :- یہ کس نے بھیجا ہے۔ جس کو ہمارے حال پر ترس آیا ہے۔

بھگتی :- یہ سداماں جی نے ایک دیالو سیٹھ کے یہاں سے پایا ہے اور میرے
ہاتھ یہاں بھیجا ہے اور کہاں ہے جو بچوں کے یوگیہ وستو ہیں کھلاؤ
باقی میں بھی آتا ہوں تم کھانا بناؤ۔

سوشیلا :- آہو بھاگیہ جو آج سات دن بعد ان دیوتا کے درشن پائے۔
آؤ کوئی یہاں رکھ جاؤ۔

(بھگتی اور دھرم کی گٹھڑی رکھ کے جانا بالکوں کا کچا آن مٹھی بھر
بھر چبانا اور بھگوان کا دھنیہ باد کرنا)

انک پہلا — درشیہ چوتھا

ستھان سیٹھ لکھمی رام کا گھر

(دھرم دیوی کا گاتے ہوئے پرویش)

دھرم دیوی

گائن

ناری کا اس جہان میں ایک ہی دھرم ہے
بھوشن ہے اس کی لاج شرنگار شرم ہے
پتی چرن مکتی دوار وا سروسو پتی ہے
چرنوں میں ہی پتی کی ناری کی گتی ہے
سیوا پتی کی کرنا ہی ایک سرشٹھ کرم ہے — ناری کا
سنسار کی بلائیں نہیں پاس آنے پائیں
سیوا ایں پتی دیو کی جو من کو لگائیں
نِچلن ستری کا ایک ہی دھرم ہے — ناری کا

بہاری :- (پرویش کرتے ہوئے) ماتا مجھے بھوک لگی ہے کھانا کھاؤں گا۔ جلدی کرو کیونکہ میں پاٹھ شالہ جاؤں گا۔

دھرمو :- پرنتو بیٹا تمہارے پتا جو ابھی تک نہیں آئے۔ اب تم ہی کہو کہ بنا ٹھاکر جی کا بھوگ کون لگائے۔

بہاری :- تو کیا آج بھوکا ہی پاٹھ شالہ کو جاؤں۔

دھرمو :- بیٹا میں واری جاؤں۔ تھوڑا ٹھہر جاؤ پتا جی کو آنے دو پہلے ٹھاکر جی کا بھوگ لگانے دو۔

بہاری :- ماتا جی آج میں بھوکا ہی چلا جاتا ہوں کیونکہ مجھے دیر ہو جائے گی مجھے مار پڑ جائے گی۔

دھرمو :- اچھا آؤ۔ تمہیں ٹھاکر جی کا بھوگ لگاؤ۔ بھوجن پاؤ اور پاٹھ شا

سداماں :- (آواز دیتے ہوئے پرویش) بھائی رام دہائی۔ آج پانچ د

اُن کی صورت بھی نہیں دیکھ پائی کچھ پر بھو کے نام بھی لگاؤ۔ ہم

بھکاری ہیں۔ کچھ ہمیں بھی دکھلاؤ۔

بہاری :- ماتا جی یہ بھکشک اپنے دوار پر یاچنا کرنے آیا ہے۔ معلوم

ہے یہ کوئی بہت دُکھ کا ستایا ہے۔

دھرمو :- ہاں اس کی آتما بھوگ سے مرجھا رہی ہے۔ اس کی کایا بھی تو

رہی ہے۔

بہاری :- تو ماتا اسے بلاؤ۔ جھوٹے پتھر کے ٹھاکر جی کو چھوڑ کر زندہ ٹھا

جی کا بھوگ کیوں نہ لگاؤ۔

پوجت پاشان گو جیوت پر بھو کو چھوڑ کر

آتما پرماتما کو پوجیئے کر جوڑ کر

دھرمو :- یہ تو ستیہ ہے پرنتو بیٹا تیرے پتا جی یدی دیکھ جائیں گے، تو

پر اور مجھ پہ کرودھ ہو جائیں گے۔

بہاری :- نہیں ماتا جی آپ میرا کہنا مان لیجئے (ہاتھ جوڑ اور گڑگڑا کر) آج

انھیں ہی ٹھاکر جی جان لیجئے۔

دھرمو :- اچھا یدی تیرا یہی وچار ہے تو ماتا بھی تیار ہے۔ مہاراجا سے

کہ آؤ اور بھوجن پاؤ۔

بہاری :- مہاراج آئیے۔ آپ نے کئی دن سے بھوجن نہیں پایا ہے سو پا

سداماں :- بیٹا تم جُگ جُگ جیو۔ میں اکیلا نہیں میرے دو بچے اور ا

ستری ہیں۔ جنہوں نے پانچ دن سے بھوجن نہیں پایا۔ انت جب

نہیں رہ گیا تو بھگستا مانگنے آیا۔

بہاری :۔ ہرے ہرے کرتا رہ۔ پانچ دن سے چار پہان نرا ہار۔ مہاراجا آپ کچھ چنتا نہ کیجئے میں ابھی آپ کو سب سامان لائے دیتا ہوں تھوڑا دھیرج دھریے۔

سداماں :۔ اچھا بچہ جاؤ، دھرم کی جڑ سدا ہری ہے دھرم کماؤ۔

(بہاری کا جانا اور کشوری لال کا آنا)

کشوری :۔ بابا ہم تمہیں جمائیں گے، اور بہت سامان دلائیں گے بھیا آؤ بیٹھ جاؤ اور میٹھی آواز سے کوئی بھجن ہی سناؤ۔

سداماں :۔ بچہ شریر نربل ہے کچھ کہا نہیں جاتا ہے۔ ذرا بولنے میں ہی کلیجہ منھ کو آتا ہے۔

کشوری :۔ یدی مہاراج تم نہیں گاؤ گے۔ تو یہاں سے ایک چاول بھی نہیں پاؤ گے۔

سداماں :۔ دھنیہ ہے تمہیں بھجن بھلاتے ہیں تو ہم بھی سناتے ہیں۔

کشوری :۔ ہاں ہاں سناؤ۔

گائن

پربھو جی دھنیہ دھنیہ ہم جانا۔
وہ ہی جگ میں آیا جانو جس کے پاس خزانہ
یدی دنیا میں دھن کمانا کل کے لئے بچانا
بن دھن کوئی پرشیس کرے نا ڈوب کہیں مرجانا
بن دھن مانگت دوار دوار اپنا بھرم زمانہ
من بیچین۔ بھیا نردھن کا ناحق پڑے شرمانا

دھرمو :- مہاراج بیٹھو میں جاتی ہوں اور سیدھا لے کر ابھی آتی ہوں
سداماں :- اچھا مائی جاؤ بھگوان تمہارا بھلا کرے لے آؤ۔
(دھرمو کا جانا سداماں کا پھر بھجن گانا)

گائن

بھج رے من رادھے کرشن مُرار
چھوڑ جگت کو ارے باورے بھج لے جگدادھار
مُرلی دھر اتی سندر رسیا موُر مکٹ سر دھار
لیلا اس کی لکھی نہیں جاتی مایا اگم اپار
نند کو چند ہی کاٹے پھند سب پتت بسن لیو دھار
من بچن دُرش بن کرشن اب تو سنو پکار
(سیٹھ لکھمی رام کا پرویش)

لکشمی :- (سوئم) دنیا میں ہزراو ور کون جس کے پاس مایا۔ دنیا میں مالدار کون جس کے پاس مایا۔ دنیا کس کو مانتی ہے جس کے پاس۔ دنیا اپنے باپ کا باپ کسے مانتی ہے کسے اپنا سگا جانتی ہے جس کے پاس مایا۔ دیوپار کرتے ہیں مایا کے لئے۔ میدان میں تلوار دھارے مار کرتے ہیں مایا کے لئے۔ ناٹک میں ایکٹر سرد لگائی بنے مایا کے لئے۔ دشمن دشمن کا بھائی بنے تو مایا کے۔ غرض کہ سنسار کا پیار بھائی بہن بلکہ کل سنسار مایا کے لئے ہے۔

مایا ہے جس کے پاس وہی ساہوکار ہیں
پیسہ نہیں ہے پاس تو کوڑی کے چار ہیں

گائن

پیسے کا سب کھیل جگت میں پیسے کا سب کھیل
پیسے بن دنیا والے بھی کریں نہ ہرگز میل   پیسے کا
پیسے کو اگر بچاؤں گا پرتھوی کو پھاڑ دباؤں گا
پیسے کو نہیں چھپاؤں گا دن دے اوں یونہی دکھیں   پیسے ؟
یہ پیسہ مشکل سے آتا یہ پیسہ ہی سورگ دلاتا
پیسے پہ بھائی بھائی کو کروا تا ہے جیل   پیسے کا
پیسے بن بے چین رہے گا۔ دکھی یونہی دن رین رہیگا
پیسے بن بولی کے بالے "تاک" تاک تا کم سب ٹھیل

لکھمی رام:۔ (سداماں کو دیکھ کر) ارے یہ کون اور یہاں کیسے آیا سمجھا یہ میری بیوقوف ستری کے کام ہیں۔ اس کا یہاں آنم گھاتا پر یہ یہی کہ کھوٹا ہی انجام ہے۔ (پرکٹ) ارے سٹیطان یہاں کیوں آیا ہے صاف بتا یہاں تجھ کو کس نے بلایا ہے۔

سداماں:۔ (گھبرا کر) کیا ہے مہاراج

لکھمی:۔ ارے میں کہتا ہوں یہاں کیوں آیا بدلحاظ۔

سداماں:۔ مہاراج بھکشا کے نمت یہاں آیا ہوں میں دکھی براہمن ہوں اور مصیبت کا ستایا ہوں۔

لکھمی:۔ ارے مصیبت کا ستایا ہوں تو کیا مجھے لوٹنے کو میں ہی پایا ہوں چلو ہٹو یہاں سے نکل جاؤ کسی کشتیہ میں جاؤ۔

سداماں:۔ ہرے ہرے مہاراج آپ یہ کیا ظلم گزارتے ہیں جو بھوکے یاچکوں کو اس طرح دھتکارتے ہیں۔

لکھمی رام :- ارے وڈاروں نہیں تو کیا تجھے کھیر پوری کر کے جماؤں. کیا اپنے کسالے کی مایا کو بے خوف ہو کر اپنے ہی ہاتھوں سے لٹاؤں. تمہارے جیسے پاکھنڈی براہمنوں نے ہی دنیا کو بہکایا ہے اور کچھ نہیں تو مانگنے کھانے کو ہی اپنا روگ بنایا ہے۔

سداماں :- ہری ہری ایسا نہ کہیئے

دنیا میں مہاراج سبھی ہوتے نہیں ایک سمان سنو
گنی نہیں ہوتے ہیں سبھی ہوتے نہیں سبھی اگیان سنو
بھاگیہ وان ہوتے نہ سبھی ہوتے نہ سبھی دھنوان سنو
شوم نہیں ہوتے ہیں سبھی کرتے نہ سب دان سنو

لکھمی رام :- جا میں کہتا ہوں یہاں سے نکل جا یہ اپنا گیان کسی اور کو جا کر سنا، چل ہٹ یہ رام نام کی مالا کہیں ایکانت میں جا کر رٹ

سداماں :- اچھا بدی آپ کو دینے سے انکار ہے تو دینے والا وہ کرتار ہے

سداماں اُٹھ کر چلنا چاہتا ہے۔ سامنے دھرمو دیوی وکشوری لال کا سیدھے کی گٹھڑی لے کر آنا - اور گنتے وسیدھا سداماں کو دینا۔ سداماں کا لے کر جانا اور دوسری اور دھرمو دیوی وکشوری لال کا جانا اور سیٹھ لکھمی رام کا سر پیٹنا۔

لکھمی رام :- کر دیا، کر دیا میرے گھر کا کل صفایا کر دیا، اس سادھو کے بچے نے بہکا کر میرے گھر کا صفایا کر دیا - اچھا میں اس سادھو کے بچے کو رستے میں پکڑتا ہوں - سب چیز چھین کر پھر ان دونوں ماں بیٹوں کو بھی شکنجے میں جکڑتا ہوں -

(بھاگ گئے تھوڑے پرستھان)

انک پہلا درشیہ پانچواں

(ستھان جنگلی مارگ)

(سداماں کا گٹھڑی دکھ کر ہانپتے ہوئے پرویش)

سداماں :- (گٹھڑی پرتھوی پر رکھ کر) ملا ملا آج پانچ دن کے پشچات در در کے دھکے کھانے کے بعد کہیں ان ملا۔ ہائے بھگوان نا جانے میں کون سے پاپ سے اتنا کشٹ پاتا ہوں۔ جو در در دھکے کھاتا ہوں۔ سویم بھگوان نے ہی وامن اوتار دھار کر کے براہمنوں کو بھکشا مانگنی سکھائی ہے

شکایت میں کروں کس سے کرم کھوٹا ہمارا ہے
میری قسمت کا دکھ سنسار میں پربھو نے اتارا ہے

(سیدھے کی پوٹلی دیکھ کر) پہلے تو سداماں تو اس سیدھے کی گٹھری کو گھر پہنچاؤ۔ اور پھر اس گنتی کی پوٹلی کو رکھ نیائے پال کے دربار میں لیجا پرنتو بھوک اور آج کی محنت نے بیچین بنا دیا۔ اس لئے تھوڑا سا آرام پہلے پا۔

(سداماں کا سیدھے کی پوٹلی رکھ کر سرہانے سو جانا اور رود رکا آنا سیدھے گنتی کی گٹھریوں کو نکال کر لکڑیوں کی گٹھڑی اس کے سر کے نیچے رکھ دینا اور چلا جانا۔ سداماں کا جاگ جانا۔)

سداماں :- (منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے) جے کرشن جے کرشن سیدھے کی گٹھڑی کی جگہ لکڑیوں کا گٹھا دیکھ کر سر پیٹنا۔ آہ پراربدھ ہائے لئے کنگالی، اچھا میرے بھاگیہ آسمان کی اور دیکھ کر اچھا بھگوان خوب ستاؤ آزماؤ مجھے خوب آزماؤ تم چاہے کتنا بھی ستاتے جاؤ گے۔ پرنتو اس دین دکھی سداماں کو دھیان سے بچلت نہیں پاؤ گے۔

وستر ایک ثابت بلا تھا وہ بھی یہاں جاتا رہا
کھانے کو سیدھا ملا تھا بھوک کے دکھ پاتا رہا
بھوک سے بچے تڑپتے ہونگے گھر لاچار ہو
مر مٹیں گے ہائے وہ اس بھوک سے بیزار ہو

اچھا سدا ما چل اور قسمت کو پھر آزما۔ اور یہ گھنے ہی نیلائے پال کے یہاں پہنچا۔

لے کے چل تقدیر کو تدبیر سے بھی کام لے
مَن توانی کمزور ہے چل پھر کچھ انعام لے

رگنتوں کے دھوکے میں لکڑیوں کا گٹھا لے جانا۔ پٹ پریورتن ہو کر راجا نیلائے پال کی راج سبھا میں ہولی کا اوتسو ہوتے نظر آنا)
(نرتکاؤں کا نرتیہ کرتے ہوئے پرویش)

گانا

ہولی کھیلت کنور کنہیا، آج بل نندجی کو چھئی یا
اُت گوپی اِت گوال اڑے ہیں رنگ بلند ادھکائی یا
بھر پچکاری شیام نے ماری بھیگ گئی ہیں تو دئی یا
کہا کروں ہائے رہی ہئی یا
بھر رنگ لال گلال ڈالے پکڑ مروڑی بانہیاں
ہوری گائیں مردنگ بجاویں نرتیہ کرت تا تھئی یا
بڑے بھیتن کھلئیا

ہوری کھیلت

ہوری کھیلت

دوار پال :- مہاراجا دھراج کی جے ہو۔ شتر کو بھی ہو سیدی آ گیا سبوگ پائے تو فریادی فریاد کرنے آئے ہیں۔ ان کو لے آئے۔

راجا :- ہاں ہاں شبھنکر جاؤ انھیں آدر سہت سبھا میں لے آؤ۔ راجا کا پرجا کے دکھ سکھ میں دھیان ہو تو راجا کا بھی مان سمان ہو۔

(درباریاں کا جانا اور دو بنیوں کا پرویش)

منتری :- تم ہی ہو جو فریادی آئے ہو۔ بتاؤ تم کیا فریاد لائے ہو۔

دونوں :- (ایک ساتھ) مہاراج میں فریادی ہوں۔

راجا :- ارے یہ کیا دونوں ہی . . . . . .

سوبھاگیہ : مہاراج یہ تو آپ ہی جانیئے اور نیائے کو چلیئے

منتری :- اچھا تم دونوں اپنی اپنی رام کہانی پرتھک پرتھک سناؤ۔

سوبھاگیہ :- مہاراج میں نے دھرم پال کا ایک مکان مول لیا۔ جس کو اب میں نے کھدوا کر نیا بنوانا آرمبھ کیا۔

منتری :- تو کیا دھرم پال تمہیں بنوانے نہیں دیتا۔

سوبھاگیہ :- سو بات نہیں۔ مہاراج اس کی پچھلی نیو جو کھدوائی اس میں ایک گول اشرفیوں کی نکل آئی۔

منتری :- تو کیا دھرم پال نے وہ سب اپنی بتائی۔

سوبھاگیہ :- نہیں مہاراج میں وہ گول ان کی انہیں دیتا ہوں یہ نہیں لیتا۔

دھرم :- مہاراج آپ ہی بتائیں کہ جان بوجھ کر اپنے گلے میں پھانسی کیسے لیوں

راجا :- بھئی واہ واہ تم تو بڑا آنند دائی جھگڑا میرے دربار میں لائے ہو یا تو میری راجیہ سبھا کی شوبھا بڑھانے آئے ہو۔

واہ واہ یہ سوچھ سُندر ہی کرم تو چاہئے

دھن بھلا کیا چیز ہے بس دھرم ہی تو چاہئے

منتری :- اچھا سوبھاگیہ چند جی جب تم نے ان کا مکان خرید لیا تو دھن

لینے سے کیوں گھبراتے ہو۔

سوبھاگئے :۔ مہاراج میں نے مکان لیا ہے کوئی دبے ہوئے دھن کا مول تھوڑے ہی دیا ہے۔ بھلا آپ مجھے جان بوجھ کر پاپ میں کیوں پھنساتے ہیں۔

راجا :۔ اور دھرم پال جی تمہیں وہ دھن لینے سے کیوں انکار ہے۔

دھرم :۔ مہاراج مکان بیچنے کے پوروید ی یہ دھن نکل آتا تو کبھی انکار کا شبد ہی زبان پر نا لاتا۔ پرنتو یہ بیچنے کے پشچات باہر آیا ہے اس لئے اس کا لینا پاپ کا مول ہے۔

راجا :۔ واہ وا۔

دھرم کی ہے جیت اور یہاں لکشمی کی ہار ہے
اس لئے پرجا ہمارے اس گلے کا ہار ہے

منتری :۔ اچھا تمہاری ذات ایک ہے۔

سوبھاگئے :۔ اجی ذات بھی ایک ہے اور بات بھی ایک ہے کیونکہ میں نے اپنی لڑکی انکے لڑکے کو دینی ٹھہرائی ہے۔

راجا :۔ تب تو ٹھیک ہے کیا دینا اور کیا لینا۔ جب بیٹی کا وِواہ کرو تو جہیز سو دے دینا۔

دھرم :۔ ستیہ ہے مہاراج آپکا نیائے کرم کے انوسار ہے۔

سوبھاگئے :۔ دھنیے مہاراج آپ کا نیائے اور دھرم کا راجیہ تبھی تو آپ کا جیکار ہے۔

دوارپال :۔ (پرویش کرتے ہوئے) مہاراج۔

راجا :۔ کیوں پھر آگئے۔ اب کے کیا سماچار لائے۔

دوارپال :۔ اَن داتا ایک برہمن دوار پر کھڑا آشیرواد سناتا ہے اور وہ بھیتر

آنا چاہتا ہے۔

راجا :- اچھا اچھا، اور برہم دیو کو آدر سے لے آ۔

دوارپال :- جو آگیا (دوارپال کا پرستھان)

منتری :- مہاراج نے بنیوں کا نیائے واستو میں نیائے چکایا ہے۔

راجا :- تو کیا منتری جی میں ان کے دھن کو سرکاری پونجی بتا کر ہڑپ کر جاتا کیا یہ پاپ کر کے اپنے نام کو کلنک لگاتا۔

(سداما کا چھوٹا بھار لئے پرویش)

راجا :- (آسن چھوڑتے ہوئے) براہمن دیوتا چھتری براہمنوں کے سیوک کہاتے ہیں۔ اس لیے سدیو براہمنوں کے چرنوں میں ماتھ نواتے ہیں

سداما :- چرآیو کلیان مستو۔

راجا :- آیئے مہاراج میرے لائق کیا سیوا ہے سو بتائیے۔
رکھشا گئو براہمن کی کرنا چھتری کا دھرم ہے
کشٹ ہرلے براہمنوں کا یہ ہی اپنا کرم ہے

سداما :- راجا متر دیوتا، ویشئے گرو اتی بھائے
ان کے گرہ یدی جائیے تو خالی ہاتھ نہ جائیے

راجا :- ہاں یہ ستیہ ہے دیپرور

سداما :- سو میں بھی مہاراج کی سیوا میں اس کتھن کے انوسار ایک بھینٹ لے کر آیا ہوں۔

(پوٹلی کھولنا گنوں کی جگہ لکڑی دیکھ کر گھبرانا اور کانپنا)

منتری :- کیوں مہاراج یہ لکڑیاں بھینٹ میں لائے ہو۔ کیا تم اس راج دربار کا اپمان کرنے ہو۔

سدا ما :- (سویم) آہ ودھاتا یہ کیا کھیل، گنّے اور لکڑیوں کا کیا میل۔
ہائے ودھاتا کیا ہوا گنّے لکڑی ہوئے
ہوں ہار ہو کر رہے میٹ سکے نہیں کوئے

راجا :- مہاراجا برہم دیو یہ کیا سوانگ بنا کر آئے ہو۔ یہ لکڑیاں بھینٹ میں کس شاستر کے انوسار دینے آئے ہو۔

سداما :- (سویم) رکھشا کرو ہے برہمنوں کے کنٹھ بانی پہ نواس کرنے والی سرسوتی ماتا میری بیادھا ہرو۔

راجا :- بتاؤ برہم دیو تمہیں اتنا بھی گیان نہیں کیا راجا کی بھینٹ میں لکڑیوں کا گٹھا دینے سے راجا کا اپمان نہیں۔

سداما :- مہاراج میں بیشک دکھی دین ہوں پر راج دروہی نہیں۔

راجا :- پھر دربار میں لکڑیاں لانے کا کیا مطلب۔

سداما :- راجن یہ سنا تا ہوں۔ اور لکڑیاں لانے کا مطلب میں بتاتا ہوں ایک سمے پانڈو پتر مہاباہو ارجن نے کھانڈو بنا جلا دیا۔ اور بھگوان کیلاش پتی نے کامدیو کو پھونک کر بھسم بنا دیا۔ اور وار دوت سُت ہنومان نے لنکا کو جلا کر سب دیوتاؤں کا کشٹ مٹا دیا۔ تو آج میں بھی دکھی ہو کر آپ کے دربار میں آیا ہوں۔ آپ میرے شتر کا دیو کو پھونک دیجئے۔ لکڑیاں اس لئے لایا ہوں۔

ٹیلنے کی آواز پر بھگتی کا پرگٹ ہونا اور پھر لوپ ہو جانا

راجا :- دیکھئے ہے برہم دیو تمہاری بدھی دیکھئے۔
ساکھشے ہوتی ہے بدھی کی ہی تلوار سے
آگ جو بجھے بجھے گیانی کی پانی دھار سے

منتری سے :- منتری جی اس برہم تو دیتا برہمن کو ہزار مہریں ابھی راج کوش سے دی جائیں اور اس کے گُن کی قدر کی جائے

سداما :- ہیں کیا اتنی دولت میں پاؤں گا۔ تب تو میں بھی اس سنسار میں سُکھی ہو جاؤں گا۔

منتری :- مہاراج آپ اس چوبدار کے ساتھ جائیے۔ ایک ہزار مُہر پاکر آنند کے تار بجائیے (چوبدار) چوبدار ان برہم دیو کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ مہاراج کی آگیا ہے کہ انھیں ابھی ایک ہزار مُہر دلاؤ۔

چوبدار :- اچھا آؤ مہاراج آؤ۔

(آگے آگے چوبدار اور پیچھے پیچھے سداما کا دہشت سے پیچھے دیکھتے چلنا

چوبدار :- مہاراج برہم دیو آئیے۔ دیر نہ لگائیے خزانہ جلدی بند ہو جائیگا تو آپ کو ایک دھیلا بھی نہیں ملنے پائیگا۔

سداما :- چلو بھائی شیگھر یدی ایسا ہو جائے گا تو بھوکھا ہی جائے گا۔

(دونوں کا پرستھان پٹا کشیپ)

انک پہلا درشیہ چھٹا

(ستھان جنگل میدان)

(پاپ کا کرودھا ویش میں پرویش)

پاپ :- دیکھوں گا آو شیہ دیکھوں گا۔ میں اب اس نیلے بال کو بھی دیکھوں گا۔ اس ناداں ناسمجھ بھکتی نے رنگ چڑھا کر اسے بہکا دیا اس سداماں کو ایک ہزار کا پرس کا دلا دیا۔ اوف ایشور مجھے ہم اور میری شان کو مٹی میں ملا دیا۔ او بھکتی کے متوالے دیکھ میں تجھے

بھی کیسے کیسے چمتکار دکھاتا ہوں ۔

بھکتی کے بہکٹے میں افسوس تونے کیا کیا
دے کے دولت اس کو ناحق پاپ کو سر کر لیا
پائے گا دُکھ اب تو خود ہی لے پرائی سیکھ تو
بھیک دے کے اس کو کرتا ہے میرا اپمان بھی
دان دے کے اس کو کرتا ہے میرا اپمان بھی
میرے سن مکھ اس کو دے سکتا نہیں بھگوان بھی

(بیٹا نخے کے شبد پر بھکتی کا پرویش)

بھگتی :- غلط ہے ، دھوکا ہے ، چال ہے او ابھیمانی یہ جھوٹھا
ہے ۔ بھول جا ۔ اس اپمان کو بھول جا اس شان کو کیا دیر تھک گ
گا تا ہے ، او مورکھ ایک عورت کے سامنے یہ شان دکھاتا ہے

مر رہا ہے اب تلک او نیچ اپنی شان میں
جو رسب ابھیمان ہیں ڈوبا بھرا ابھیمان میں

پاپ :- او ہو بھکتی ایک نادان راجا پر رنگ چڑھا کر اتراتی ہے ۔ کل
چھوکری پہاڑ سے ٹکراتی ہے ۔ کیوں ان کڑوی باتوں سے میر
ہر دے کو جلائے جاتی ہے ۔ میں بھی دیکھوں تو کہاں تک
کے دامن کو بھرتی ہے اور جو مہریں ایک ہزار تولے دلائی
دیکھوں ان کی کیسے حفاظت کرتی ہے ۔

بھکتی :- جب میرے بھگت اس کے دامن کو مانک مہروں سے بھر
ہیں تو وہ کبھی کسی سے نہیں ڈرتے ہیں ۔ جنہیں آگے ملنے کی آ
نہ ہو ۔ حفاظت تو انکی کرتے ہیں ۔

پاپ :- پرنتو بھکتی تیری ساری مروڑ نکل جائے گی اور جو مہریں تو نے
سدا ما کو دلائی ہیں وہ اس کے کام میں کبھی نہیں آئیں گی۔

بھکتی :- اس کی چنتا نہیں یدی یہ دھن اس کے ہاتھ سے جائے گا تو
اسے اور مل جائے گا۔

پاپ :- اچھا یہ بات ہے تو دیکھا جائے گا۔

(پاپ کا پرستھان بھگوان کرشن کا پرویش)

کرشن :- کیوں بھکتی کیا ملال ہے۔ ایسی کیا بات ہے جس کا تمہیں اتنا خیال ہے

بھکتی :- بھگوان پرنام لیجئے

کرشن :- ہاں پرنام پرنتو میری ان پیاری بھکتی بھکتوں کے پریم پاش
کو درڑھ کرنا تمہارا کام ہے۔

کرشن :- یہ ستیہ ہے وہ اپنا کام کرتے ہیں تم اپنا کرتو یہ نبھا دو۔ جو تم
سے پریم کرے۔ تم اسے درڑھ بنا دو۔ ان کے اندھیرے کو مٹا کر
اپنا پرکاش کرو۔ انکے دکھیاؤں سے مت ڈرو میرے دھام پہنچا دو

بھکتی :- پرنتو بھگوان ۔۔۔۔ سداما ۔۔۔

کرشن :- سمجھا جو تم کہنا چاہتی ہو میں جانتا ہوں پرنتو تم اس خیال کو نکالو
تمہارا کام تو کیول یہ ہے کہ تم سداما کے ہردئے میں باس کر اسے
سنبھالو۔ سداما کا دکھ تم سے کداچت نہیں ہٹنے پائے گا۔ جب
سمئے آئے گا تو دیکھا جائے گا۔

بھکتی :- تو کیا اس کا دکھ آپ سے بھی نہیں مٹایا جائے گا

کرشن :- ہاں ہاں میں کہہ چکا وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا
بے سکھ تو دور وہ ترسے گا بیشک دانے دانے کو
نا جب تک چاہوں گا میں وہ رہیگا دکھ اٹھانے کو

بھکتی :- ہے پربھو اس دین پر آپ کو کب دیا آئے گی۔

کرشن :- (جیون کی مالا دکھاتے ہوئے) جب یہ مالا خالی ہو جائے گی۔ یہ وہ مالا ہے جو گرو سندیپ کی پاٹھ شالہ میں پڑھتے سمے پرائے حق کے چھینے کھائے تھے۔ اب جیوں جیوں سمے پاتا ہوں اس میں سے ایک ایک دانہ کم کرتا ہوں۔ جب یہ مالا ختم ہو جائیگی تو اس متر سداما کی بھی سمست بیادھی ٹل جائے گی۔

یہی ہے دکھ کا کارن پرایا حق جو کھایا ہے
ہے تھوڑے دانے اور باقی سمے اس کا بھی آیا ہے

بھکتی :- پرنتو بھگوان اس کا وہ کشٹ مجھ سے تو نہیں دیکھا جاتا ہے۔

کرشن :- ہاں ہاں کلیجہ تو میرا بھی بھر آتا ہے

بھکتی :- جب آپ بھی اس پر دیا بھاؤ رکھتے ہیں تو اس کا کشٹ کیوں نہیں ہرتے ہیں۔

کرشن :- یہ تو میں بھی چاہتا ہوں پرنتو کوئی راستہ ہی نہیں پاتا ہوں۔

سداما بھگت بھی ہے وہ سچا متر میرا ہے
مٹا اس کو نہیں سکتا یہ جو کرموں کا پھیرا ہے

گانا

کرشن :- کرم گتی ہے جگ میں بل وان
جیسی کرنی ویسی بھرنی کیوں ہوتا حیران
رام چندر دسرتھ سُت کہیں کا ندھے دھری کمان
دھنش توڑی سیتا بیاہی بادگئے سب پان کرم گتی
مُنی وششٹ سے پنڈت گیانی لا پوتھیاں گیان

بن میں گئے ہرن ہوئی سیتا سبھی دشرتھ پران   کرم گتی
تریتا میں ہوئے راون راجہ ویر دھیر و دوان
ایک لاکھ پوت سوا لاکھ ناتی ہوا سب کا گھمسان   کرم گتی
ایک ناگا ؤں جو دیو ویرکا اس کا لاگے دان
کوڑی کوڑی نرپدان کری تا اوں گرگٹ بھویان   کرم گتی
سنت سداما ہو دریدر پایو کشٹ مہان
سے بچپن کرے تو ڈرست بھلا کریں بھگوان   کرم گتی

انک پہلا   درشیہ پہلا

(ستھان ۔ سداما کا جھونپڑا)

(سوشیلا کا سداما کی انتظار میں ویاکل دکھائی دینا)

سوشیلا :۔ نہیں آئے میرے سوامی جب سے گئے ابھی تک نہیں آئے ۔ اس کا کیا کارن ہے (کچھ سوچ کر) ابھی مجھ پاپن نے اپنے سوامی کو پانچ دن نراہار سوامی کو کچھ سن کر بیٹھا دیا ۔ راہ تا بیچے بھیجا ہے ۔ اب جگر ڈھا لیا کیا جانے تھکے جانے سے وہیں لیٹ رہے ہوں ۔ مجھے رہ رہ کر انکی یاد آتی ہے ۔ نہ جانے آج میری طبیعت اتنی کیوں گھبرا رہی ہے ۔ دیا کرنا بھگوان ہردیا کرنا ۔

سداما :۔ (پروویش کرتے ہوئے) جے جگدیش جے جگدیش ۔

سوشیلا :۔ آ گئے میرے سوامی آ گئے دھنیہ ہے پربھو تمہاری مایا کہو سوامی کہیں سے کچھ آہار پایا ۔

(سداما کا بالکوں کو سوتے دیکھ کر سانس بھر کر بیٹھ جانا ۔)

سداما:- پریئے میں نے تو کچھ پایا یا نہ پایا- پرنتو میرے ان بھاگیہ ہین
بالکوں نے بھی ابھی تک کچھ کھایا

سوشیلا:- ہاں جو بالکوں کو ہی بہت ہوا جو تم نے پٹھایا-

سداما:- کیا کہا جو میں نے پٹھایا- پریئے ایسے وینگ بچن مت سناؤ
مجھ ہین بھاگے کو اتنا نہ شرماؤ-

سوشیلا:- (حیرت سے) ہیں وینگ بچن میں نے کوئی نہیں سنایا جو آپ نے
پٹھایا تو ان اودھ بالکوں نے کھایا- ناتھ تمہارے چرنوں کی سوگند
سچ ہے جو میں نے تمہیں اس سمے بتایا-

سداما:- (آشچریہ سے) ہیں میں نے بھجوایا- یہ تم نے کیا سنایا- نہیں
سوشیلا میں نے کچھ نہیں پٹھایا-

سوشیلا:- کنتو مجھے جس نے لاکر دیا ہے- اس نے تو تمہارا ہی نام لیا ہے

سداما:- تب تو سوشیلا ہمیں اور تمہیں اس ایشور کا گن انوواد گانا چاہیئے
یہ تو اس نے ہم پر بڑی دیا کری جو میرے نام سے سامگری بھیجی-

سوشیلا:- ہیں پرنتو- یہ کیا آپ کو کہیں بھی کچھ نہیں ملا-

سداما:- ملا پر کیول دیکھنے کو- ایک چھوٹے بالک کو دیا آئی تھی اس
نے مجھے کچھ ان اور گنوں کی پوری دلوائی- جب میں لے آیا تو تھک
جانے کے کارن میں پاؤں پھیلا کر سو گیا- بس میرے در بھاگیہ
سے وہ سب سامان گٹھڑی میں ہی مٹی ہو گیا- وہ گنے لے کر
میں نیائے پال کے دربار میں آیا تو گنوں کو لکڑی بتایا- وہاں
بھی ماتا سرسوتی نے بچایا- راجا کو پرسن کیا اور ایک ہزار مہروں
کا پرسکار پایا- مارگ میں ایک کنوئیں میں پڑا ایک بالک جلایا

پَیں مہرِیں دِھنسر کر اسے نِکالنے آیا۔ بس اتنی ہی دیر میں اُس گھڑی کا بھی صفایا۔ آخر جیسا تھا ویسا ہی چلا آیا۔

سوشیلا :۔ ہائے رے ودھاتا یہ کیا اب تک بھی ہمیں ستائے جائے گا۔ آخر کب تک ہمیں اَن نہیں ملنے پائے گا۔

سداما :۔ جب بھاگیہ سیدھا ہو جائے گا۔ تو سب کچھ مل جائے گا۔ پرماتما کی جانے کیا بدا ہے جو ہمیں اتنا آزمایا ہے۔

سوشیلا :۔ آپ تو ہر سمے اس نِردئی پرماتما کے گن گاتے دِیرتھ ہی اس کی پوجا پاٹ ۔ دھرم کرم نیم کے بندھن میں کشٹ اُٹھاتے ہیں۔ یدی ان بندھنوں کو توڑ کر آپ کوئی تدبیر نہ کریں گے تو ایک ایک کرکے بنا موت ہی مرے گا۔

سداما :۔ اچھا پریے کیا اُپائے کروں۔ بتاؤ جو تم سو کروں۔ سناؤ۔

سوشیلا :۔ اچھا تو سوامی اس بار میرا کہنا مان لیجیے۔ اور بس اب کی بار دوارکا جی جانے کا کشٹ کیجیے۔ جب وہ باسودیو کمار آپ کو وہاں پہنچا پائیں گے تو آدشیہ آپ کی دین اوستھا پردیا کھائیں گے۔ مَیں ستیہ کہتی ہوں کہ وہاں سے آپ خالی نہیں آئیں گے۔

وہ ہیں دیا کے ساگر اپنی دیا کریں گے
کرپا اگر کریں گے تو کشٹ سب ہریں گے

سداما :۔ (چونک کر) ہاں جان گیا۔ شری کرشن کے ساتھ کھیلنا کودنا پڑھنا۔ لکھنا جان گیا۔ مَیں تو اُنھیں بھولا ہوا تھا۔ کنتو اب تمہاری بات مان گیا۔ شاید ان کے درشن پاؤں۔ تو مَیں اِس دُکھ سے چھوٹ جاؤں۔

سوشیلا :- تو جائیے سوامی انہی کی شرن جائیے۔ وہ تمہارے متر ہیں۔
آدشیہ دیا بھاؤ دکھائیں گے۔ یدی اور کوئی کام نہیں آیا تو وہ آدشیہ
آئیں گے۔ وہ ترلوکی ناتھ ہیں۔ انکے دینے کے سہروں ہاتھ ہیں جاؤ
سوامی دیر مت لگاؤ۔

سداما :- سوشیلا یہ تو ستیہ کہتی ہے۔ پرنتو میں کیا بتاؤں گا۔ میں نہیں
جانتا کہ میں اُن سے کیا مانگ کر لاؤں گا۔

سوشیلا :- سوامی جب وہ تین لوک کو دیتے ہیں تو کیا تم کو نہیں دیا جائیگا
اور کیا ایک تمہارے ہی دینے سے ان کا بھنڈار خالی ہو جائیگا۔

سداما :- بھنڈار تو خالی نہیں ہو جائیگا۔ پرنتو ان کے سامنے ہاتھ کیسے
پھیلایا جائے گا۔

سوشیلا :- سوامی آپ اس بھرم کو دور کیجئے اور ذرا بدھی سے کام لیجئے۔
انسان سے مانگنے میں اپمان ہے پھر وہ تو سوئم بھگوان ہے۔

جاؤ جاؤ ہر دیشور دھن کے درشن پا لے گا
باتوں باتوں میں من کی تم ساری بپتا سنا دینا

سداما :- بھیجتی ہے آج مجھ کو بھیک لانے کے لیے
کہہ رہی ہے اس لئے ان اس جانے کے لئے
جاؤں گا جانے کو تو بھرنے کو اپنا پیٹ میں
دوں گا لیکن کیا اُنھیں راجا ہے انکی بھینٹ میں

سوشیلا :- وہ تربھون کے سوامی سوئم سب کو دیتے ہیں کسی سے لینے کی کیا
آدشیکتا ہے وہ کب کسی سے لیتے ہیں پھر بھی بھینٹ اپنی اور سے
جاؤ۔ پڑوسن سے لیے ہوئے چاول دے گئی ہے انھیں ہی لے جاؤ۔

سداما :- پرنتو کچھ مجھے ...... پر ...... نتو ...... کہا .. ں .. سے
بھلا جاؤں تو کیسے جاؤں اب جایا نہیں جاتا۔

سوشیلا :- (چاول باندھ کر) یہ لو ناتھ تین مٹھی چاول میری اور سے دوارکا ناتھ کو بھینٹ میں دینا۔ اور میرا پرنام کہنا۔

رام نرائن :- ماتا جی پتا جی اب کہاں جائیں گے کیا ہمارے واسطے بہت سا بھوجن لائیں گے۔

(سوشیلا کا چاولوں کی پوٹلیاں سداماں کو دینا اور بالکوں کا جاگنا)

سوشیلا :- ہاں بیٹیا تیرے بچن خالی نہیں جائیں گے۔ اب تو ہم بنسری بجائیں گے۔

لکشمی نرائن :- تو ماں میں بھی جاؤں گا۔ جو دھن ان سے نہیں اٹھے گا تو میں اٹھاؤں گا۔

سوشیلا :- نہیں میرے بچوں تم ساتھ مت جاؤ۔ مارگ میں بہت کشٹ ہے سو تم مت اٹھاؤ۔

سداما :- ہاں ہاں بیٹیا کہنا مان جاؤ خدمت بڑھاؤ

رام :- آؤ بھیتا ماتا کے پاس رہیں گے۔ جو یہ آگیا دیں گی سو کریں گے۔

سداما :- دیکھو پریئے سوشیلا میرے ان بالکوں کو اکیلا مت چھوڑنا۔ اور مجھے دیری ہونے سے ہمت نہ توڑنا۔ یدی مارگ میں بن چروں ڈاکو بھوک سے ویاکل ہو کر میرے پران نکل جائیں تو تم ان بالکوں سے میرے ویوگ میں مکھ نہ موڑنا۔

جو کہہ رہا ہوں مکھ سے یہ میری کہن نہ کرنا
دکھ شکھ پڑے جو تم پر وہ سب ہی سہن کرنا

سوشیلا :- دُور کر دو میرے پران اس سمئے اس مایا جال کو۔ دُور کر دو یہ اُدّھوگ کرنے والوں کے شترُو ہیں یہ کرتویہ پالن کرنے والے کے مارگ کے روڑے ہیں۔ ان خیالوں کو دور کر دو۔ جاؤ سوامی جاؤ یہاں دیر مت لگاؤ

(دونوں لڑکوں کا سداما سے لپٹ جانا۔ سداما پیار سے دلاسا دیتے ہیں)

رام :- (آنسو لا کر) پتا جی میں تو آپ کو نہیں چھوڑوں گا۔

لکشمی :- اور میں بھی آپ کو نہیں جانے دوں گا۔

سوشیلا :- میں واری میری آنکھوں کے تارو۔ جانے دو۔ یدی یہ چلیں جائیں گے۔ تو تمہارے لئے بہت دھن اَنّ وستر کھلونے لائیں گے (سداما اور سوشیلا کا پریم میں گدگد ہو کر ٹکٹکی لگا کر دیکھنا۔ گلے ملتے ہیں پیچھے ہٹتے ہیں۔ بچے بھی لپٹتے ہیں۔ سوشیلا رو کتی ہے سداما ہراس ہوتے ہیں۔ سوشیلا اپنی آنکھوں کو ڈھک لیتی ہے۔ سداما بڑھتے ہیں۔ پرنتو بڑھا نہیں جاتا۔ اسی اوسر پر یونکا پات ہونا

(پٹ پریورتن)

انک دوسرا ‏ ‏ ‏ ‏ درشیہ پہلا

(استھان ساگر تٹ)

(سداما کا تھک کر نراس ہونا اور کرشن چندر کو یاد کرنا)

گانا

یدو ناتھ ساتھ اپنے جب تک ہے نام تیرا
نسچے مجھے ہے آشا اُدّھار ہو گا میرا
اس بھاگیہ نے بھی مجھکو نہیں تپ بھی بھنا یا

چرنوں میں تیرے چرھ کر پاتا وہیں بسیرا
دیکھو پربھو جی دیکھو اتی کشٹ ٹے ہے جیون
میں دین اور دکھی ہوں پاپوں نے آن گھیرا
بیچین ہو کے تم کو جس بھکتی نے ہے ٹیرا
رکشا کرو اسی کی اب بھی لگا دو بھیرا

سداما:- میں نہیں جانتا کہ میں کہاں جاتا ہوں اور میں کیوں جاتا ہوں۔ وہ تو سب جگہ پر موجود ہے پھر ناحق کہیں جاکر ویرتھ کشٹ پاتا ہوں۔ کیا کہوں ستری نے تعنے مار کر بھیجا دیا۔ ناحق بیٹھے بٹھائے سنکٹ میں پھنسا دیا۔ پرنتو دھن تو نہ یہاں نہ وہاں کہیں نہیں پاؤنگا تو کرشن چندر کے درشن تو آوشیہ ہی پاؤں گا۔ کچھ سوچ کر ہیں پرنتو مورکھ وہ تو اپنی رانیوں کے ساتھ مود پرمود مناتے ہوں گے ان کے پاس تو دیوتا تک بھی نہیں پہنچ پاتے ہوں گے۔ پھر تو کیسے پہنچ جائے گا۔ تو ان کے درشن کیسے پائے گا۔

نردھن کا سنسار میں کون کرے گا مان
کیسے مجھ سے ملیں گے دین بندھو بھگوان

(سداما کا اسی وچار میں نمگن ہو جانا اور راکشسوں کا گرجتے ہوئے آنا اور سداما کا بیٹے بھیبت ہو کر گھبرانا)

راکشس نمبر۱۔ آؤ یارو کیا دیکھتے ہو کھا جاؤ۔

راکشس نمبر۲۔ ہاں ہاں آج تو تازہ مانس اڑاؤ

راکشس نمبر۳۔ ارے مدت سے بھاگیہ جاگے ہیں۔ جٹ کر جاؤ۔

راکشس نمبر۴۔ ہاں آج بھوت ناتھ نے یہ پٹھایا ہے بھوگ لگاؤ اور ناچو گاؤ

راکشس نمبر ۵ - بھوانی بیتی بھوت ناتھ کی مایا ہے جو گھر بیٹھے شکار آلیے۔ (سب سدا ما کو گھیر لیتے ہیں۔ گر جتے ہیں۔ سدا ما گھبرا کر بھگوان کرشن کا یاد کرتے ہیں۔ پٹاخہ چھوٹتا ہے۔ اگنی پرکٹ ہوتی ہے۔ راکشس گھبرا کر بھاگ جاتے ہیں۔ سدا ما چکت ہوتے ہیں۔)

سدا ما :- دھنیہ ہے بھگوان تمہاری مایا - جو ایسے بھیانک ستھان پر ایسے پشاچوں کے پنجے سے ایک نربل جیو کو بچایا - آیا بھگوان اتنا مارگ تو طے کر چکا اور آگے آپ کی شرن میں آیا۔ مجھے آشا ہے کہ جب یہاں تک آپ نے پہنچا دیا۔ تو آگے بھی پہنچاؤ گے۔ (کچھ ٹھہر کر) ہیں اور تو سب کچھ دیکھا جائے گا۔ پرنتو یہ بھیانک سمندر کیسے پار کیا جائے گا۔ (چاروں اور دیکھ کر) اچھا سدا ما آؤ اب تو کچھ آرام پاؤ۔

(بیٹھ کر گنانو واد کرنا)

گائن

تیری جھانکی نرالی ہم بھی ہے بھگوان دیکھیں گے
جو دیکھی تھی گروُ نے ہم بھی وہی شان دیکھیں گے
نا پہنچا دوارکا تک یہاں آسن لگائے ہیں
یہاں پر بیٹھ کر کے اور لگا کر دھیان دیکھیں گے
کہاں تک تم پریشاؤ گے بھگوان تم اپنے بھگتوں کی
کبھی تو دھیان تیرا لگا جی جان دیکھیں گے
تمہارے نام پر گھر در سبھی کچھ چھوڑ آیا ہے
دل بیچین اب تیری نرالی شان دیکھیں گے

(سامنے کھیوٹ کو آتے دیکھ کر) ارے یہ کیا یہ تو کوئی کھیوٹ نوکا کو لئے ادھر ہی کو آتا ہے۔ دھنیہ ہے جگدیش تو سب کی بگڑی کو بناتا ہے

کھیوٹ :- (پردیس کرتے ہوئے) ہرے ہرے نارائن نارائن۔

سداما :- (سویم) اور بھی سونے میں سہاگا پایا ہے۔ یہ تو کوئی ایشور کا بھگت ہی دکھاتا ہے (پاس جاکر) بھائی تم کون ہو اس سمے یہاں کہاں سے آئے ہو۔

کھیوٹ :- (آشچریہ سے) پرنتو تم تو سناؤ یہاں کیسے جیوت آئے یہ تو بتاؤ

سداما :- یدی تم کو میرے جینے پر آشچریہ آیا تو تم کو یہاں تک کس نے جیوت پہنچایا۔

کھیوٹ :- میں نے تو یہاں بڑے بڑے رشی منیوں کو اس پار سے اس پار لگایا ہے۔ انھیں سے آشیرواد پایا ہے۔ تبھی تو میں کچھ بھئے نہیں کرتا ہوں اور ہمیشہ اس بن میں و جل میں ہی وچارتا ہوں۔

سداما :- تمہارا کام دھنیہ ہے۔ کھیوٹ تمہارا روزگار دھنیہ ہے تمہارا آچار وچار دھنیہ ہے اور سب سے بھی دھنیہ ہے جو تم سے مہان آتما کا درشن پایا۔ میں بھی آنند کند شری کرشن کے درشن کی آشا کرکے گھر سے چلا آیا۔ اور انھیں کی انوکمپا نے ہی مجھے یہاں تک پہنچایا۔ کرپا کر مجھے بھی اس نوکا میں بٹھلائیے۔ اور دوارکا پہنچا کر کرشن چندر سکھ دھام کے درشن کرائیے۔

کھیوٹ :- (سویم) گیات ہوتا ہے یہ کوئی پاگل ہے یا دیوانہ ہے۔ چلو اسے کون وہاں تک جانے دے گا۔ معلوم ہوتا ہے یہ سن چلا ستاتا ہے (پرگٹ) او مہاراج برہمن دیوتا یدی تم بھلائی چاہو تو اپنے گھر کو

ہی واپس چلے جاؤ۔ وہاں آپ کو کون جانے دیگا۔

سداما :- یدی وہاں نہیں پوچھا جاؤں گا تو گھر بھی لوٹ کر کیا بتاؤں گا۔ بھیا تم میرے حال پر ترس کھاؤ۔ اس ناؤ کا میں بیٹھا کر جیسے بھی ہو سکے مجھے میرے متر کے پاس پہنچا آؤ۔

کھیوٹ :- (سوئم) آوشیہ یہ تو پاگل پنے کی باتیں بناتا ہے۔ ذرا سوچو اس ترلوکی ناتھ کو اپنا متر بناتا ہے۔ (پرگٹ) اجی دیوتا تم کیا باتیں بنا رہے ہو کس کو اپنا متر بنا رہے ہو۔

سداما :- وہی کنہیا۔ نند کے چھیّا۔ بلدیو کے بھیا ہمارے متر ہیں ان کے ہی پاس جاؤں گا۔

کھیوٹ :- ہاں ہاں مہاراج یہ تو تمہاری صورت ہی بتاتی ہے کہ برج راج کے پرم متر ہو۔

سداما :- وہ کرشن کنہیا ہی میرے متر ہیں۔

وہ کرشن کنہیا متوالے سنسار کے ہیں میرے بھی ہیں
وہ ہی سب کے رکھوالے سنسار کے ہیں میرے بھی ہیں

کھیوٹ :- بس مہاراج اب ایسے شبد کبھی جہوا پر مت لانا۔ کوئی سن لے گا تو بنا موت مت مارے جانا بھلا جن سے اندر دیو بھی متر تا کرتے سکو چاتے ہیں بھلا جن کے سامنے دیوا دھی رہتی اور منی ہاتھ نواتے ہیں بھلا جن کا یتی بھی دھیان کرتے ہیں۔

تپسوی دھیان لگا کر بھی نہیں پاتے جنہیں وید بھی نیتی نیتی گن گاتے ہیں۔ بھلا آشچریہ کی بات ہے کہ آپ انھیں اپنا متر بتلاتے ہیں

سداما :- جس طرح سے دودھ اور پانی کا گاڑھا پیار ہے اس طرح

میرا بھی وہی کرتا ہے۔

کھیوٹ :- (سوچ کر) سمسیا دربل ویش ہے پرنتو اس دیش میں یہ کوئی مہاتما دردیش ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ رُوسٹھ ہو جائیں۔ مجھے شراپ دے کر کشٹ پہنچائیں (کچھ سوچ کر) ہاں تو کیا بتا دوں۔ اُچیت تو یہی ہے کہ ان سے کشما مانگوں اور ہاتھ لگاؤں۔ (پرگٹ) سوامی جی میں بھول میں تھا۔ اس لئے مجھے کشما کرو اور بھول میں جو کٹو وچن میں کہہ گیا۔ اُنھیں چت میں نہ دھرو۔ آؤ میری نوکا میں بیٹھ جاؤ۔ تمہیں پار پہنچاؤں جس پر کار میں ایسے مہاتماؤں کو پہنچاتا تھا۔ آپ کو بھی پہنچاتا ہوں۔ نوکا اس پر لگا کر دوارکا لے جاتا ہوں۔

سداما :- (پرسن ہو کر) اچھا بھائی پربھو تمہارا کلیان کریں اور بھنڈارے بھرپور رہیں۔

(سداما کا نوکا میں بیٹھنا کھیون ہار کا ناؤ کھینا)

(اور پاپ کا دوڑتے ہوئے آنا۔ اور کانپنا۔)

پاپ :- اُف غضب ستم گیا ہاتھ سے نکل گیا۔ آخر یہ لے پار گیا۔ تعجب میں ایک نادان و اگیان لڑکی سے ہار گیا۔ پرنتو نہیں نہیں میں اسے چین نہیں پانے دوں گا۔ دوارکا میں بھی جاکر اسے آرام سے بھوجن نہیں کھانے دوں گا۔ میں بھی ابھی دوارکا جاتا ہوں اور اسے بھی وہاں سے دھکے دلواتا ہوں۔

(پاپ کا جانا اور بھگتی کا آنا)

بھگتی :- ہو چکا اب تیری شیخی و شان کا خاتمہ ہو چکا۔ اب تیرے پاپا چار اور ایمان کا خاتمہ ہو چکا۔ اب تو جہاں جائے گا وہاں تو تو کیا تیرا

چھینہ بھی نہیں پہنچنے پائیگا۔

مایا:- (پردلیش کرتے ہوئے) یدی وہ جلنے نہیں پائے گا تو میں جاتی ہوں اور تو بھی دیکھتی رہیو اسے وہاں سے بھی خالی ہاتھوں لوٹاتی ہوں اور تیری شیخی کو جاکر ابھی دھول میں ملاتی ہوں۔

میری شیخی سے پیٹے کی دربل ہوئی کایا
جانتی ہے ساری دنیا یوں نام ہے میرا مایا

(مایا کا پرستھان)

بھگتی:- جا جا او ڈائن مایا تو بھی اپنا زور لگا۔ یدی دال نہ گلے تو تو کی منہ کی کھا۔

سب کپٹ دور ہونگے جب پہنچ جائیگا وہ
تم کچھ نہ کرسکوگے جب درشا پائے گا وہ

(دوسری اور پرستھان)

انک دوسرا | درشیہ دوسرا

(ستھان وکٹ جنگل)

(پٹاکشی کی آواز پر مایا کا اور دوسری)

(اور سے بھگتی کا پرویش)

مایا:- بھگتی۔ نادان بھگتی تو اپنی ہٹ کو توڑ کہنا مان اور انجان کو چھ نہیں تو دکھ پائے گی۔

بھگتی:- ہاں یدی تم اپنے ارادے سے باز نہ آؤگے تو میں بھی نادانگی تم اپنا کام کرو۔ میں اپنا کرنے جاؤں گی۔

مایا:- پرنتو جانتی ہے کہ اس کا انتم پرینام کیا ہوگا۔

بھگتی :- جو بھگوان کریں گے سو -

بابا :- بھگتی بھگتی

کیوں سکول گات پلاتی ہے خود طوفان تو

آجا سیدھی راہ پہ بابے کہنا مان تو

بھگتی :- جسے تو سیدھا مارگ بتاتی ہے وہاں طوفان ہوگا جہاں تو ہوگی وہاں اگیان ہوگا - تو جسے سیدھی راہ بتاتی ہے - معلوم ہوگیا - پرمیشور کی پربھوتائی کو بھی مٹانا چاہتی ہے -

بابا :- بھگتی ابھی تک تیرا اگیان ختم نہیں ہوا - او ناداں چھوکری ابھی تک تیری چالاکی کا تیر ختم نہیں ہوا - شاید تجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ کیا بناؤں گی - دیکھ یہ میں دوارکا کو ابھی جاؤں گی -

بھگتی :- جتنا نہیں ہو تو دوارکا جائے گی - تو یہ بھگتی اپنے بھگت پنڈناتھ کے پاس سے جائے گی -

بابا :- پرنتو بھی ایسا نہیں کر پائے گی -

جو پرمیشور کرا رہی ہے وہ سب ہو جائے گا

سلشنہ بابا کے اب کچھ بھی نہ ہونے پائے گا

بھگتی :- میرا تو بابا کو دور سے ہی پرنام ہے -

بابا :- تو کیا میرے آگے سر جھکاتی ہے اور مجھ سے کٹنا چاہتی ہے -

بھگتی :- کٹنا اور تجھ سے یہ کداپت نہیں ہو سکتا - میں سدا کے لئے لوپت ہو کر بھگوان کے چرنوں میں چلی جاؤں گی - پر تو تیرے جیسی چانڈالنی کے آگے کبھی مستک نہیں جھکاؤں گی -

بابا :- تو کیا ابھی اور میرے دیکھتے ہوئے ہر ڈیے کو دکھانا ہے -

بھکتی :- کدا چت نہیں بھگتی تو اپنے پربھو سے پریم رکھتی ہے
مایا : تو میں سداما کو ستاؤں گی - سداما کو انت کشٹ پہنچاؤں گی
بھکتی :- ہاں ہاں جا جو بن سکے بنا -
مایا :- تو کیا تیری میرے لئے للکار ہے -
بھکتی :- بھگوان بھروسے پر -
مایا :- تو کیا تو میری شکتی دیکھنا چاہتی ہے -
بھکتی :- اپنے کرتویہ پر
مایا :- بھکتی باز آ - میں مایا ہوں میرے ضد نہ بڑھا -
بھکتی :- تو تو بھی باز آ - سداما کو مت ستا -
مایا :- تو تو میرے کام میں بادھا مت ڈال -
بھکتی :- ڈالوں گی روڑا اوشیہ ڈالوں گی - میں اپنے سداما کو ہر
سے طوفان کے آویگ سے اوشیہ نکالوں گی -
مایا :- بھکتی بھکتی جہوا کو تالوے میں دبا - انیتھا برا ہوگا -
بھکتی :- جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا -

(بھکتی کا پرستھان)

مایا :- آہ مجھے بھگوان کی لیلا ہرا دیتی ہے نہیں تو میں چھوٹی
کی کھوپڑی مجھے اس پرکار کچھ کہہ دیتی پرنتو کیا ڈر ہے دیکھ
لڑکی اپنی ہٹ کا پرنام دیکھ - بدی آپ وہاں پہنچے ہیں اب
ہے - اب میرا کام دیکھ ایٹ پر پوریتن ہونا سداما کا کیمونا نیرا
کرتے دکھائی دیتا -)

سداما :- (سویم) آہ آج دوار کا جی میں شنان کرکے میں دھنیہ ہوگیا

ہرے ہرے کرشن (لوٹا جل کا سر پر ڈال کر) جے ہرے یمونا میّا تیرے ہی تٹ پر بھگوان ہر مرلی بجاتے ہیں آج یہ دوارکا پوری بھی دیکھنے ہے جہاں ترلوکی ناتھ اپنی ان پاون بھگتی کا ناد بجاتے ہیں۔ اور دیکھنے ہیں یہ دوارکا کے باسی جو ہیتے پرتی ان ترلوکی ناتھ کے جن کے نیتے نارد شارد برہما گنا نو واد گاتے ہیں۔ درشن پاتے ہیں۔ آج ہم بھی اُن بھگوان کے درشن پائیں گے۔ اور جیون سُپھل بنائیں گے۔

نارد شارد ششیں ہیتے جن کے گنُ گا دیں
برہما وشنو مہیش بھید جن کا نہیں پاویں
جو تربھون پتی آپ جگد کو کھیل کھلا دیں
دیکھنے ہمارے بھاگ آج ہم درشن پادیں

(پھٹے وستر پہن کر یہ لُٹیا اٹھا کر چلنا اور بابا)
(کا بھول بُھلانا چادلوں کی پُوٹلی بھول جانا)

سُداما :- ہرے ہرے کرشن ہرے ہرے ہرے۔

بالیکا :- مہاراج او مہاراج

سداما :- (بابا کے لبش، نہیں ہم جانتے ہیں۔ ہمیں دیر لگانے کو یہ بابا اپنا جال بچھاتی ہے۔ ہم آگے کو جاتے ہیں یہ پیچھے کو بلاتی ہے۔

بالیکا :- مہاراج۔ مہاراج

سداما :- جا جا کیوں ہمارے پیچھے پڑی جاتی ہے ہم نہیں سنتے تو کیوں دیر تھ ہمارے کان کھائے جاتی ہے۔

بالیکا :- (آگا روک کر) اے مہاراج آپ تو بھول بُھلا سکتے ہیں جو خاص چیز تھی اُسے تو آپ بھولے جاتے ہیں۔

سدا ما :- ہیں کیا کہا خاص چیز بھولے جاتے ہیں۔ چل چل ہم ایسی گیا سیدھے
میں نہیں آتے ہیں (پگڑی ٹٹول کر) ارے ارے پر یہ کیا جو سوشیلا نے
مجھے بھینٹ لگائی تھی وہ تو واستو میں کہیں گما دی (پرگٹ) ہاں ہاں
بیٹی میں بھولا۔ آ میری لاڈو آ۔ بتا جو وستو میں بھولا ہوں سو بتا۔

بالی کا :- ہاں مہاراج میں تبھی تو بلاتی ہوں میرے ساتھ آؤ میں بتاتی ہوں۔

سدا ما :- آ بیٹی بھگوان تیرا بھلا کرے بتا۔

(بھکتی کا پاٹی بتانا۔ سدا ما کو آشیر باد دے کر جانا)

بھکتی :- چلا مایا تو اپنا سارا داؤں چلا پرنتو تو میرا پار نہیں پاوے گا۔ بھکتی
کے سن مکھ تیری سب شکتی چھین ہو جائے گی۔

مایا : (پرویش کرتے ہوئے) پرنتو دیکھنا یہ ہے کہ تو کہاں تک اپنا زور لگائے گی
اور کہاں تک بچائے گی

ابھی تو دیکھ میرا کھیل کیا رنگ لائے گا
بچائے گی کہاں تک دوار سے بھی دھکے کھائے گا

(مایا کا جوش میں پرستھان)

بھکتی : جب ہر جگہ بچ گیا تو یہاں بھی بچ جائے گا۔

دھرم : (پرویش کرتے ہوئے) یدی یہاں تو نے بچایا ہے تو وہاں دھرم بھی کام آئیگا

میں ان کے سارے چرتروں کو مٹی میں ملا دوں گا
وہاں تو نے بچایا میں وہاں پربھو سے ملا دوں گا

بھکتی :- ہاں دھرم دیو جاؤ، چھی نہ ہونے پائے اور یہ سدا ما کنوئیں سے
پیاسا نہ لوٹ جائے۔

دھرم :- نہیں پاپ اور مایا کبھی دبنے نہیں ہونے پائے گی۔ (انت دھرم بھکتی

ہی اپنا کاریہ پورن کر جائیگی۔

(ادولوں کا پرستھان)

انک دوسرا درشیہ تیسرا

(ستھان بھگوان کرشن کی پشپ باٹیکا)

(سہیلیاں پشپوں سے سیتیے بھاما کا شرنگار کرتی جاتی ہے اور)

(گائن گاتی جاتی ہیں)

گائن

سہیلیاں۔
پھول پھول پر بھمرا گونجے رس لے لے مستاتا ہے
یہ اُپ ون پھولوں سے پھول مود پر مود مناتا ہے
سنو سنو علی متانا مدھر مدھر کچھ گاتا ہے
کلی کلی کا رس لے کر مستی میں مدماتا ہے
جھم بن کر کلیوں کا بھمرا میٹھی تان سناتا ہے
دیکھی دیکھی مہارانی جی شرنگار سہاتا ہے
اس اُپون میں بہار آئی دھو کی دھو کی باہر آتا ہے
درشن کو بیچین چندر مکھ پریمی پریم چاہتا ہے

سہیلی نمبر ۱۔ آج سوپن میں دیکھا ہمنے چمن نرالا پھولوں کا
اس چمن میں مست رہا یہ متوالا من پھولوں کا
" نمبر ۲۔ اُپون میں دیکھو عالی ہوگیا اُجالا پھولوں کا
پھول پھول بھلا کیوں نا جب ساج سنبھالا پھولوں کا
" نمبر ۳ آج ابھی تک آیا نہیں پیارا رکھوالا پھولوں کا
لدا ہوا ہے رنگ برنگا عالی ری ڈالا پھولوں کا

سہیلی نمبر ۴ سجا ہوا ہے آلی ری آلی پھول ہزارہ پھولوں کا
پھولی پھولی پھرسے ہے مالن لئے پٹارا پھولوں کا
نمبر ا سنو جی میں سناؤں جو گھونگھٹے والی ہے وہ میں بتاؤں۔
نازروالی تم ذرا سی آئی وتم تے لے لے ناچ نکال پھولوں کا
یہ ناچنے والی پھولوں کی وہ ناچنے والا پھولوں کا
ستیہ بھاما :- جانے دو پیارا تم تو یہ ایسی کوتا سناتی ہو کہ میرے ہردے میں
پریم کی جیوتی سی جگتی ہے۔
نمبر ۲ :- یا یوں کہدو کہ ان کوتاؤں سے ایک بہن کے ہردے میں
وہ ویدنا جگا کر تڑپاتی ہو۔
ستیہ بھاما :- سمجھی مجھے تم سب چھیڑ چھیڑ کر آنند مناتی ہو۔ کسی کا من جلتا
ہے اور تم کوتا گاتی ہو۔
نمبر ۳ - اجی اس میں چھیڑنے کی کیا بات ہے ستیہ تو کہو کیا تم گردر کو
نہیں چاہتی ہو۔
ستیہ بھاما :- (سنتر ماکر) بس بس چپ ہو جاؤ ناحق اگنی میں گھرت ڈال کر
اسے دگنی مت بھڑکاؤ۔
نمبر ۴ - آپ تو اگنی شانت رکھئے آج بھگوان رکمنی کے گھر پدھاریں گے ستیہ
سمجھائیے۔
ستیہ بھاما :- (سہم کر) ہیں کیا واستو ہیں وہ وہاں ہی جائیں گے۔ جو دن میرے
حصے کے ہیں وہ بھی وہیں بتائیں گے - اور مجھے یونہی وہ اگنی میں جلا
گئے (سوگم) سمجھی سمجھی میرے بھاگ ہی مند ہیں ۲ پرکٹ) کیوں سکھی
دیکھ تو نے کس سے سنا ہے کہ وہ رکمنی کے یہاں جائیں گے۔ مجھے میری س

ہے۔ سب مجھ سے مت چھپا۔

نمبر ۴ :- ان ہی کی ایک سہیلی نے سُنائی تو میں نے تمہیں آ بتائی۔

نمبر ۲ :- اجی آپ یوں ہی گھبراتی ہو سب بات سپشٹ ہو جائے گی وہ سو تم ہی جو جہانانی رکمنی یہاں آتی۔

(رُکمنی کا سہیلیوں کے ساتھ پرویش)

رُکمنی :- تو بہن ستیے بھاما تم تو مجھے ناحق چھیڑتی ہو اور جو میرے ہردے کے کاری گھاؤ ہیں۔ انھیں اُدھیڑتی ہو۔

ستیے بھاما :- نہیں نہیں میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتی کیونکہ

نام سے بڑھ کے سُندرتا بڑھ کر گیان ہے تم سے
کبھی کہہ دو تنک مُکھ سے نہ بڑھ کر شان ہیں تم سے
بنا آگیا تمہاری ہم بھون نہیں شام آتے ہیں
یدی بھولے سے آ ہی جاویں پھر تم کو چاہتے ہیں

سہیلی نمبر ۵ - یہ تو دونوں اُدھر سے کام کا سنگرام ٹھن گیا۔
ادھر وار ہے تلوار کا تو اُدھر سے تیر تن گیا

رُکمنی :- ارے یہ کیا میں تو مُنھ کو تاک کر ساؤدھان ہی رہ گئی بہن ستیہ بھاما میرے منھ کی بات بھی چھین کر مجھی کو کہہ گئی۔ پرنتو مجھے تم بجر ڈھاتی ہو شیام کو اپنے پریم پاس میں جکڑ کر مجھے دوش لگاتی ہو۔

ستیے بھاما :- کیا کہا میں اپنے پریم پاس میں انھیں پھنساتی ہوں۔ نہیں نہیں یہ تمہاری بھول ہے بھلا مجھ میں ایسی کون سی بات ہے جس سے میں انھیں لُبھاتی ہوں۔

رُکمنی :- ہاں بہن ستیہ بھاما یدی تم ایسا نہ کہو گی تو اور کون کہنے آئے گی۔

بھلا چندر کو پا کر بھی چکور کیوں نہ منگل گائے گی۔

ستیہ بھاما:۔ یہ تو تم اپنے منھ سے صفائی کرتی ہو۔ اپنے تھائیں خوب سمجھتی ہوں جو کچھ کرتی دھرتی ہو۔

سہیلی نمبر ۱ (نمبر ۲ سے سنکیت) چلو سکھی اب یہاں ٹھیرنا بیکار ہے کہ یہاں تو تکرار ہی تکرار ہے۔

نمبر ۲۔ ہاں سکھی ہمارا بھی یہی وچار ہے۔

(سکھیوں کا پرستھان)

رُکمنی:۔ اچھا بہن ستیہ بھاما نہ گھبراؤ۔ آج بھگوان کو تمہیں اپنا مہمان بناؤ

ستیہ بھاما:۔ اجی بس جلے دو مجھے اس بات کی کچھ درکار نہیں۔

سکھی مبارک ہو تمہیں پیارے پران ودھار

میں تو اپنے ہردیے کو سکھی لے اونگی مار

رُکمنی:۔ پرنتو دیجئے تو تم نے ہی پائی جو تمہاری ہی دیا سے میں پربھو کو پاؤں گی۔

ستیہ بھاما:۔ یہ تو تمہاری ایرشا کی بات ہے جو تمہارے ہردیے میں اتنی گھات ہے۔

(بھگوان کرشن کا پرویش)

کرشن۔ واہ ہوا؟

چھڑ رہا سمباد وہاں پریم کی تکرار کا

فیصلہ کیسے چکے گا اس وِرہا کی دھار کا

ستیہ بھاما:۔ ہو گیا آنا یہاں جب کہ شری بھگوان کا

زخم اچھا ہو گیا سب اب وِرہا کے وان کا

کرشن :- تمہارا زخم بھر گیا۔ پرنتو کسی اور کے بھی دل سے پوچھا۔

رکمنی :- جانتا سنسار پربھو روپ کا لا تمہارا
من بھی کالا ہے اور آفتوں کا پرکالا

کرشن :- پریم کے اُنماد میں سرشار ہو سرشار تم
سوت سنا صورت دیکھتی کیوں نہ کرو تکرار تم

رکمنی :- بس رہنے بھی دو تم تو یونہی باتیں بناتے ہو۔ بلدیو بھی تمہاری والی ہے تم تو ایک کی چار چار لگاتے ہو۔

کرشن :- اجی لڑاؤ۔ پرنتو پریم دیو کی آرادھنا کو مت بھلاؤ۔

رکمنی :- اجی میں اس بات کا کبھی خیال نہیں کرتی۔ اس بات کا تو ستیہ بھاما کی اور سنکیت کرکے یہی ملال کرتی ہے۔

ستیہ بھاما :- اور تم تو بالکل لاپ گھات رہتی ہو۔ اپنے ہردے پر ہاتھ رکھ کے کہو کیا تم سچ کہتی ہو۔

بات کردل کھول کر راگ اُدلیش کو تیاگ
جاتے ہیں بھگوان کبھی تج تم سے انوراگ

کرشن :- سمجھو یہ تو پورت پریم کا حال ہے۔ تبھی تو ملال ہے۔

ستیہ بھاما :- کیوں نہ سمجھو جہاں رکمنی کی اور سنکیت کرکے جہاں تم سی پریمیکا سمجھاتی تو کیوں نہ بھلا سمجھ میں آتی۔

کرشن :- کیول یہ تو پریم الاپ ہے۔

سکھ تو چاہتے ہیں سبھی دکھ نہیں چاہتا کوئے
دکھ پڑتے ہی ایک چھن پران بچے جیٹ روئے
پریم کی ڈور میں باندھ دیا رہا نہیں کچھ ہوش
ڈوب رہی ہیں پریتی میں مجھے لگا تیں دوش

ستیے بھاما:- وار رُکمنی گا دت۔

تم ہو نٹ کھٹ چنت چور
آپس میں تکرار کرا وت ایسے بھئے کٹھور

رُکمنی:- وے وشواس نا آوت ساجن رین گئی بھئی بھور
بھور بھئے من دھام پدھارے نٹ ور نند کشور

ستیے بھاما:- ایسے نٹھر بھئے پدرائی تڑپاوت من مور
ساری رین گمائی سوتی گھر جوڑ پریم کی ڈور

کرشن:- دھیرج دھر و مت دونوں من کی روک ہلور
پریم پاش میں باندھ کے مجھکو کر بیچین جھکور

(پٹا شیپ)

انک دوسرا
درشیے چوتھا

(ستھان ۔ شری کرشن بھون کا دوار)

(دوار پال پہرے پر کھڑے ہیں سداماں جی آتے ہیں)

سداما:- نارائن نارائن بڑے پریشرم سے یہاں تک آیا میں وھنیے ہوں جب دوار کو بڑے بڑے رشی منی جاتے اور کھوجتے پر بھی نہیں پاتے وہ آج مجھ ابھاگے نے پایا۔ (دوار پال سے) بھیا تم کرپا کرو اور بھیتر جا ؤ ہمارے جو متر کنہیا ہیں انھیں ہمارے آنے کا سماچار پہنچاؤ۔

دوار پال نمبر ۱۔ واہ واہ ائی کے لال یہ منہ اور مسور کی دال۔ جا جا (دھکے دے کر) ورنہ مار کھائے گا۔ اور یہ بھوت ایک ہی لمحہ میں اتر جائیگا

دوار پال نمبر ۲۔ ارے دیکھو تو کیسا مورکھ منہ پھاڑے ادھر ہی کو آتا ہے۔

اور اس پر بھگوان کرشن چندر کو اپنا متر بتاتا ہے، نکارو یہاں سے مورکھوں کا گورو چنڈال آن مرا کہاں سے۔

سداما:۔ (ہاتھ جوڑ کر) اے بھائی مجھ پر کرپا کرو میرے متر سے کہو کہ تمہارا لگاڑھا متر سداما آیا ہے۔

نمبر ۴ - ارے جا گاڑھا متر آیا ہے دھکّے دے کر کھید دینا۔

سداما:۔ (سوچ کر) ہے بھگوان یہ کیا میں کب تک ایسے تراس پاؤں گا
تو کیا میں کنوئیں پر سے بھی پیاسا جاؤں گا
میں کنوئیں سے جاؤں پیاسا کیا یہی تقدیر ہے
آدھے بھی درشن نہ پائے دھرم کی تحریر ہے
(ہاتھ پکڑ کر بیٹھ جانا)

دھرم (سوچ کر) ہو گیا بیچارا ہراسا ہو گیا۔ بھگوان کے درشن پانے میں نراش ہو گیا پرنتو نہیں جب تک میں اس کے ساتھ ہوں اسے نراش نہیں جانے دوں گا۔ جو دھرم میرا نام ہے تو اب اسے اور دکھ تراس نہیں پانے دوں گا۔ اچھا اب دوار پالوں کو جتاؤں اور نراشا کے درش میں آشا کا پانی پہنچاؤں۔ بس دکھ کی حد ہو چکی ہے اس بیچارے کو سکھ کا بھی انوبھو کراؤں۔
دکھ اب اتی پا چکی ہے بھکت کی پریئے آتما
دیکھ اب تیرے دکھوں کا ہو چکا ہے خاتما
(دھرم کا دوار پال نمبر ۴ کی اور کچھ سنکیت کرنا)
دھرم کی ہے جڑ ہری یہ سوکھنے نہیں پائے گی
بھکتی جلتی ہے تیری اب کام میں آ جائے گی
(پرستھان کرنا)

دوارپال نمبر ا - دیکھا پاگل کیسی بات بناتا ہے۔ اپنے آپ کو دوارکا ناتھ کا متر بتاتا ہے۔

نمبر ۲ - ارے ہاں ہاں اوت پر بھوت چڑھا نظر آتا ہے۔

نمبر ۳ :- ارے بھائی مانو یا نہ مانو مجھے تو پورا مورکھ نظر آتا ہے۔

نمبر ۴ :- بھائی مجھے تو اس پر دیا آتی ہے ابھی جا کر جنار دن کو خبر کر دوں یہ طبیعت چاہتی ہے اور یدی خبر کر دی بھی جائے تو ہمارا کیا بگڑ جائے

نمبر ۵ - ارے بھائی دیا تو مجھے بھی آتی ہے۔ پرنتو کیا کیا جائے۔ کون اس کی خبر لے جائے کون ناحق دھکے کھائے۔

ارے - بھائی تم کوئی مت جاؤ میں جاتا ہوں اور اس کی خبر پہنچاتا ہوں۔ سداما کو سنتا ونا دے کر مہاراج جی تم نہ گھبراؤ اور یہاں بیٹھ جاؤ میں جاتا ہوں اور تمہارے آنے کا سماچار پر بھو جی کو پہنچاتا ہوں۔ ہاں تم کہاں سے آئے - اور اپنا نام بتاؤ۔

سداما :- پر بھو تمہارا کلیان کرے میرا نام سداما ہے۔
پڑھتے تھے پاٹھ شالا میں۔ دانکو ولادین
سداما متر بچپن کا پر بھو جی کو بتا دینا

دوارپال نمبر ۴ :- بہت اچھا بیٹھ جاؤ میں جاتا ہوں جو آگیا پر بھو جی دیں گے واپس لے کر ابھی آتا ہوں۔

(سداما جی کا بیٹھ جانا۔ دوارپال کا جانا)

پٹا شیپ

انک دوسرا ——— درشیہ پانچواں

(استھان بھگوان کرشن کی سبھا)

بھگوان شری کرشن رتن جڑت سنگھاسن پر بیٹھے بھاما و رکمنی سہت براجمان

ہیں۔ نرتیکائیں گائن کرتی ہیں۔

گائن

سنوریا نے سنوریا ہے سکھی مرلی بجا کر لبھائے
مرلی بجا کر راس رچاتے، ناکھن کے جاکھن میں تو رس لٹاتے
سنوریا نے سنوریا نے سکھی گوپی اور گوالے نچائے
ایسے مراری مورت ہے پیاری، موہی ہے سب برج کی ناری
سنوریا نے سنوریا ہے سکھی بچپن ہم بھی بنائے

(نرتیکاؤں کا گاتے ناچتے جانا اور داسی کا آنا)

داسی :- دین دیال دوار پر دوارپال آیا ہے اور کچھ آوشیک سندیشہ لایا ہے
کرشن :- آنے دیا جائے وہ جو کچھ بھی سماچار لایا ہے لانے دیا جائے۔
داسی :- جو آگیا بھگوان۔ (داسی کا جانا اور دوارپال کا آکر
باادب سر جھکا کر کھڑا ہو جانا۔

کرشن :- کہو دوارپال کیا سماچار ہے۔

جگ میں کیرتی نتیہ اٹل رہے سدا سکھ چین
بھگتن کے لاگے رہیں سدا چرن میں نین

کرشن :- کہو کیا سماچار لائے ہو۔

دوار :- مہاراج ! جانے کہاں کا رہنے والا وستر ہین نردھن نربل جو
مہاراج کے درشن پانے بھیتر آنا چاہتا ہے اور اپنے آپ کو پربھو کا متر
بتاتا ہے گرام کا پتہ نہیں۔ یہ وپر سداما نام ہے اور کہتا ہے پربھو
جی سے مجھے اتی آوشیک کام ہے۔

کرشن :- (سنگھاسن سے اٹھ کر) ہیں کیا کہا پرم متر سداما جی پدھارے ہیں۔

آج دیکھنے یہ پوری دوارکا جو پدھارے متر پدھارے ہیں

آج ہوئے ہم دیکھنے دیکھیے یہ اچھے بھاگ ہمارے ہیں

(ستیہ بھاما ورکمنی سے) جاؤ پہلے پوجن کی سامگری لے آؤ)

ستیہ بھاما کا سکھیوں کو اشارا دینا۔ بھگوان شری کرشن چندر کا سداما کے سواگت کو آگے بڑھنا۔ سکھیوں کا پوجن سامگری لانا۔ بھگوان کا سداما کو ہردے سے لگانا۔ اور ستیہ بھاما ورکمنی آدی کا آشچریہ سے دیکھنا

کرشن :۔ بھاگ گئے مجھ سیوک کے جاگے متر آئے دیکھئے ہے

کھل گئے سب دوار میرے متر آئے دیکھئے ہے

(بھگوان کرشن سداما کو چھاتی سے لگاتے ہیں)

سداما :۔ ہائے جنادرن۔ ہے دیوادی دیو مجھے ہردے سے نہ لگائیے۔
آپ کے بہو مولیہ وستر خراب ہو جائیں گے۔ اس لئے انھیں بچائیے

(وستر جھاڑنا)

کرشن :۔ نہیں نہیں متر ایسا نا کہو۔

مارگ کی جو دھول ہے وہ میرے سر کی گیل ہے

وستر تو میلے ہوں جب جب دل میں تمہارے میل ہو

آؤ سنگھاسن پہ بیٹھو دل کو اپنے کھول کر

تم ہردے ٹھنڈا کرو وانی مدھر سے بول کر

سداما :۔ نہیں پربھو میں اس یوگیہ کہاں ہوں جو سنگھاسن پہ بیٹھ جاؤں
بھلا میں اس پہ بیٹھ کر اس سنگھاسن کو بھی لجاؤں۔

(پرتھوی میں بیٹھ جانا)

کرشن :۔ (ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے) نہیں متر مجھے شرمندہ مت کرو۔

سداما :- (ہاتھ جوڑ کر) نہیں بھگوان یہ تو پرتھوی کے بھی یوگ نہیں مجھے شما کرو۔ ہٹ مت کرو۔

کرشن :- نہیں مترا یہ بات نہ کہو۔

جتنی بھگتی آپ کی جتنا ہردئے سن مان ہے
اس سے نیچا ہے سنگھاسن اونچا تب ستھان ہے
اس لئے آسن پہ بیٹھو سب گیلانی چھوڑ کر
کس لئے اٹھتے ہو پیچھے پریم بندھن جوڑ کر

سداما :- نہیں نہیں بھگوان مجھے یہاں ہی بیٹھ جانے دیجئے۔

کرشن :- نہیں نہیں ایسا کہہ کر مجھے شرمندہ نہ کیجئے۔

آج سنگھاسن کے جاگے بھاگ نیچے جا بیٹے
دیکھئے ہو گئی دوارکا پد رج سے ساتھ ہی مانیئے

رکمنی :- (ستیہ بھاما سے سداما کی اور سنکیت کر کے) دیکھا بہن ستیہ بھاما کیسا وچتر سمواد ہے۔ دیکھو بھگوان کے متر کو اس بچارے نے نا اچھا کبھی پہنا نا اچھا کبھی جیون میں کھایا۔ کیا بھگوان کو متر تا کے لئے اور کوئی نہیں پایا۔

ستیہ بھاما :- بہن رکمنی ان کی لیلا کو یہ ہی جانتے ہیں۔ نا جانے یہ برہمن کون کہاں کے ہیں۔ ہم تو اتنا بھی نہیں پہچانتے ہیں۔ میرا یہ وچار ہے کہ یہ جہاں کے رہنے والے ہیں وہاں دارد رئیے کی بھرمار ہے۔

رکمنی :- بہن ہم نے تو جیسا سنا تھا ویسا پایا اور ان کے متر کو دیکھ کر تو یہی سمجھ میں آیا۔ کہ برج میں بھگوان نے آوشئے ہی گوالنوں کا دہی ماکھن لوٹ لوٹ کر کھایا۔

سیتے بھاما :- تو یہ تو ہر ایک آدمی جانتا ہے بھگوان کا بن میں رہنا و گوالوں کے ساتھ چھاک بیٹھ کر کھانا سارا اسنسار جانتا ہے۔

رُکمنی :- پرنتو ہمارے سامنے تو یہ بڑی بڑی گپّیں مارتے ہیں اور بڑی بڑی باتیں بھگارتے ہیں۔

سیتے :- اچھا اب موقع پایا ہے ان سے پوچھیں گے۔ اب پوچھنے کا سمے آیا ہے

کرشن :- (سداما جی کو سنگھاسن پر بٹھا کر) دیکھو ستیہ بھاما رکمنی تم شیگھر آؤ مہاراج کے پگ پکھارنے کو شیگھر جل کی جھاری وہ ایک سورن کی تھالی لاؤ۔

سیتے بھاما و رُکمنی سداما جی کے پیروں کے تلے سورن کی تھالی لگاتی ہیں۔ بھگوان سداما کے پیر پکڑ کر دھونا چاہتے تھے۔ سداما پیر ہٹاتے ہیں

سداما :- ہے بھگوان یہ کیا کرتے ہو۔

کرشن :- کچھ نہیں مترا جو کرتا ہوں کرنے دو۔ میں پگ پکھار کر من کی اُمنگوں کو ترنگوں سے بھرتا ہوں بھرنے دو۔

سداما :- (اسھٹ پُورو ک) نارائن نارائن پربھو آپ یہ انرتھ نا کیجئے جا اور دن میں تو پہلے ہی بہت دُکھی ہوں اور دُکھ مت دیجئے۔

جن چرنوں کی پد رج سے ہوئی پار وہ گوتم کی ناری
جن چرنوں کی پد رج کو کیو رپیار ہوا اسو راری
پرتاپ جن چرنوں کا چھایا آج کچھ سنسار میں
اُن سے دھلوا کر چرن اب کیوں پھنسوا ند ھکار میں

کرشن :- نہیں پیارے متر یہ بات نہیں آپ کچھ سنکیت نا کیجئے اور مجھے متر تا نبھانے کا اوسر دیجئے
پاپیوں کو تارنے کا ان کروں پر بھار ہے
چرن دھونے سے ان کروں کا اُدھار ہے

(بھگوان چرن پکڑ کر دھونا چاہتے ہیں -)

رکمنی :- بھگوان یدی آگیا پاؤں تو میں سیوا کر کے جیون سپھل بناؤں۔

کرشن :- یدی یہ بچار ہے تو تم دھار دوار اپایی ڈالتی جاؤ۔ آؤ تم بھی آدھا سو بھاگیہ بناؤ۔

رکمنی جھاری اُٹھا کر جل ڈالتی ہے۔ بھگوان چرن پکھار کر تھالی اٹھا کر مستک سے لگا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

کرشن :- چرنامرت نشوارتھی کا جی ایسے مل جائے
گُن ہو تُنّنا سمان سب دُکھ کلیش مٹ جائے
(کرشنامرت پی لیتے ہیں)
لو دیویوں تم بھی پی جاؤ اور جنم سپھل بناؤ۔

ستیہ بھاما :- ہاں ہاں لاؤ بھگوان لاؤ۔
تم نے پی لیا پریم سے تو ہم کو بھی سوِیکار
مارگ جو بھاگوت آپ کا وہی اپنا دوار
(ستیہ بھاما اور رُکمنی کا بھی پینا -)

رُکمنی :- سوامی مجھے ایک بات بتائیے مجھے بھرم ہے اسے مٹائیے۔ کیا آپ کو اس سمست بھوُن منڈل میں اور کوئی نہیں ملا جو اس کو متر بنا

کرشن :- پرکھ سکتا ہے ہیرے کو کوئی انجان کیا
بھلا دیہاتیوں کو کبھی پہچان کیا

ستیہ بھاما :- بیشک مہاراج ہم دیہاتی ہیں ہم کو کچھ گیات نہیں، ہم اندھے ہیں ہمیں پہچان نہیں، پرنتو اپنے متر کو نہارئیے۔ کیا یہ آپ کی مترتا کے یوگیہ ہے کچھ تو نیکی بدی بچارئیے۔

کرشن : تم نہیں جانتے ہو کہ شنکر پرانند صیری گھٹا چھائی ہوئی ہے یہ حیدر ہی
سی شان گرہن میں آئی ہوئی ہے اچھا جاؤ میرے پرم مترکے آ
کی خوشی میں نرتیکاؤں کا نرتیہ گائن کرواؤ۔

داسی : جو آگیا

داسی کا جانا اور نرتیکاؤں کا نرتیہ گائن کرنا اور بھگوان کرشن کا
سداما کے چرن دبانا۔

گائن

نرتیکاؤں کا:۔ بندھے ہیں دیکھ لو خود پریم کی تحریر میں
آج خود بھگوان بھی اس بھاؤ کی زنجیر میں
جن کو گیانی دھیانی ڈھونڈے پر پتہ پاتے نہیں
آج وہ بیٹھے بندھے بس پریم کی تاثیر میں
تیاگ کر میوہ سیودھن کی بدر کا ساگ کھا
کہہ اٹھے یہ سواد نہیں پایا کبھی بھی کھیر میں
بھیلنی سے بیر جھوٹھے ڈوبے کے باندھا جنہیں
دروپدی نے اک دن باندھا تھا اپنے چیر میں
ہم ہیں بیچین تبھی باندھ لیتا جو انہیں
ایسا لکھوا کر نہیں لایا تھا تو تقدیر میں

نرتیکاؤں کا پرستھان بھگوان کا اشارہ پاکر رکمنی کا ستیہ بھاما وغیرہ کا
بھی چرن دبانا اور سداما کا پیر سکوڑنا۔

سداما :۔ ہیں بھگوان یہ آپ کیا کرتے ہیں۔ جنار دن جان بوجھ کر مجھے
اور پاپ میں دباتے ہیں۔

کرشن :- اچھا یدی انھیں کلیش ہوتا ہے تو ہٹ جاؤ۔ محل میں جاؤ اور
سوادشٹ بھوجن بناؤ۔

ستیہ بھاما :- جو آگیا بھگوان۔

(ستیہ بھاما و رکمنی کا پرستھان۔)

کرشن :- مِتر سداما۔ کیا کبھی وہ بھی سمے یاد آتا ہے۔ جب ہم و تم مہرشیساندیپنی
کی پاٹھ شالہ میں وِدّیا ادھیین کرتے تھے۔

سداما :- ہاں بھگوان مجھے یاد ہے جب ہم اور تم ایک ساتھ آنند کرتے تھے۔

کرشن :- اور گورو ماتا کی آگیا سے جب ہم اور تم لکڑیاں لینے کو گئے تھے
اور ہم نے تم سے ایک ساتھ ہی چنے کھائے تھے۔

سداما :- (شرما کر) بس بھگوان بس اب مجھے یاد مت دلاؤ میں تو آپ
شرمندہ ہوں مجھے اور زیادہ نہ شرماؤ۔

آ جاتی اس روز کی جس دم مجھکو یاد
دکھ ہوتا ہے اس سمے مجھکو بے تعداد

کرشن (سوچم) ناگھبراؤ انتر کیول ایک دانہ ہی میری مالا میں نغش ہے۔

رکمنی :- (پردیش کر کے) مہاراج دیر سداما جی

سداما :- ہاں ماتا جی

رکمنی :- تمہاری مِترتا کا ذکر تو بھگوان روز سناتے ہیں۔ پرنتو آج اہو بھاگیہ ہم آپ
کو ساکشات سن مکھ پاتے ہیں۔

سداما :- ماتا جی میرے اہو بھاگیہ جو مجھ جیسے دِیندر برہمن کا ذکر اس راج محل
میں کیا جاتا ہے اور وہ بھی تری لوکی ناتھ کے مکھ سے کیا جاتا ہے۔

کرشن :- کیوں بھیّا سداما، تم جب اپنے دیش سے آئے تو ہمارے واسطے کیا سوغات لائے

سدا ما:۔ نارائن نارائن میں سوغات اور آپ کے لئے۔

جو داتا ہے ترلوکی کا جو جگ دینے والے ہیں
ہے ہاتھ میں جس کے سورگ نرک جو نیا کھینے والے ہیں
اندر کا دے بھنڈ بھی کچھ نہیں جو آنکھ سے اپنی دیکھ لے اوں
یہ مجھے اچنبھا آتا ہے سوغات انھیں کیا بھینٹ دے اوں

کرشن:۔ کیا متر کوری باتیں بناتے ہو جو بھابی جی نے میرے ہمت سوغات بھیجی ہے وہ مجھے کیوں نہیں کھلاتے ہو۔

سدا ما:۔ (سوئم) ہرے ہرے یہ کیا تباہی ہے کہیں میری پگڑی میں بندھی پوٹلیا تو نہیں دیکھ پائی ہے۔ اب کیا بتاؤں بھلا یہ کیسے دھان کھاؤں (پوٹلی چھپاتے ہوئے) نہیں بھگوان بھلا یہ دردری آپ کے لئے کیا لاتا۔

کرشن:۔ (پگڑی سے پوٹلی کھوسنے ہوئے)
کیوں چھپائے ہوئے ہے متر یہ کیا بات ہے
باندھ جو رکھی ہے اس میں ہی تو سوغات ہے

سدا ما:۔ (سوئم) آہ جو شرم تھی وہ بھی کھل گئی ہیدی یہ گانٹھ ابھر کی کھل گئی۔

کرشن:۔ کیوں متر یہ بات ہم سے بھی چھپاتے ہو۔ بھابی کی دی ہوئی سوغات۔

سدا ما:۔ (گڑگڑا کر) نہیں نہیں یہ تو
(پوٹلیا لینا چاہتا ہے)

کرشن:۔ متر یہ تو وہ تو ناگاؤ مجھے کھول کر دیکھنے دو ٹھہر جاؤ۔
(پوٹلی لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں)

سدا ما:۔ (سوئم) لے لی ہائے ہائے لے لی۔

کرشن:۔ سمجھا اس پوٹلی میں آدشیئے کوئی امولئے وستو بیٹھائی ہے جو اس پر گاڑ مضبوط گانٹھ لگائی ہے (بھگوان کرشن کا پوٹلی کو کھول کر بیٹھ جانا)

کرشن :- (ایک مٹھی چاول بھر کر آ آہا یہ تو بڑے ہی سوادشت ہیں۔ کتنے میٹھے ہیں دیکھو جو چاول اُنھیں بت تا ہے
یَں سواد نہ پایا آج تلک جو ا نہیں آتا ہے

بھگوان کرشن دو مٹھی چبا کر تیسری مُٹھی چباتے ہیں اسی سمئے ستیے بھاما آتی ہے

ستیے بھاما :- (اسوئم ہیں) ہیں یہ کیا دو مٹھی میں دو لوک تو دے چکے بھگوان یدی۔ تیسری مٹھی بھی چبا گئے تو سمجھ لو ہم بھی مشکل میں آ گئے کیونکہ تیسری مٹھی کو چباتا ہے تو تیسرا لوک بھی دے دیا تو اپنا کہاں ٹھکانا ہے۔ (پرگٹ) بھگوان تھوڑا ٹھہر جایئے۔ سارے آپ ہی نہ کھایئے۔ تھوڑی یہ سوادشٹ سوغات ہمیں بھی تو چکھائے۔

کرشن :- (پوٹلی دے کر ادا اس چت سے) دیوی تم نے یہاں اس سمئے آ کر۔ مہا انرتھ کر دیا یعنی امرت کے پاتر میں وش بھر دیا۔

ستیہ :- میں واری بھگوان میں نے برا کیا یا آپ نے انوچت ویوہار کیا، بھلا اس پرکار پریم کے آدھین ہو جانا کس نے تمہیں بتا دیا۔

کرشن :- ایسے نرلیپ مِتر کو چودہ بھون کی سمپادا بھی دی جاتی تو وہ بھی کچھ نہیں تھی جاتی۔ اچھا جو ہوتا ہے سو ہو جاتا ہے۔ ودھاتا کے انک کون مٹاتا ہے۔ (سداما سے) اچھا مِتر آؤ۔ وستر بدلو اور بھوجن پاؤ۔

سداما :- اچھا بھگوان آپکی مایا کو آپ ہی جانئے۔ آپ جانے کیا کر رہے ہیں۔ مجھ سا نپٹ اناڑی کیا پہچانے آگے آگے کرشن پیچھے ستیہ بھاما رکمنی وغیرہ اور مدھیہ میں سداما جی کا من مودت پرستھان)
(بھگوان شری کرشن چندر کا آنند گمن پرویش)

انک دوسرا — درشیہ چھٹا

سبھاگ راج مارگ

گائن

جب میں بھگتوں کو پیارا ہوں۔ بھگت ہمارے پیارے ہیں
جب ان کا میں ہی سہارا ہوں تو وہ بھی میرے سہارے ہیں
جب جب وہ مجھے بلاتے ہیں تو میں بھی تتو شن جاتا ہوں
میں انکی آنکھ کا تارا ہوں یہ میری آنکھ کے تارے ہیں
جب بھگت مرے دکھ پاتے ہیں تو میں بھی دکھ پاتا ہوں
بھگتوں نے جبھی پکارا ہی تو ہم بھی ابھی سدھارے ہیں
جو باندھ پریم میں پاتے ہیں۔ ہم ان کے داس کہاتے ہیں
بیجین جو بھگت ہمارے ہیں تو ہم بھی داس تمہارے ہیں۔

کرشن :- (سوگم) بھگتی کی مہما بھی نرالی ہے۔ جو جیو ماتر کو اس آواگون سے مکت کر کے سورگ کا سکھ انوبھو کرانے والی ہے اور دھرم بھی اچل ہے جو اس کے ساتھ پریم بڑھاتی ہے وہ بھی بھو و ندھن سے مکت ہو جاتا ہے اور مرنے کے پشچات کیول دھرم ہی ساتھ جاتا ہے۔

جس کے ہردے میں بسی بھگتی دِشو بیس
کیوں نہ اس کے پریم میں بندھے سوئم جگدیش

میں سمجھتا ہوں ہر سدا تمہارا پریم اور تمہاری بھگتی کا آدرش ہے ایسی گری ہوئی حالت میں بھی نہ کہنا۔ یہ تمہاری بھاونا ہے مجھے اس پرائے دیت ہرش ہے۔ اگر تم نہیں بتلاتے تو مت بتاؤ۔ میں جان گیا۔ تم لاکھ بھی چھپاؤ پر تو میں پہچان گیا۔ گھبراؤ نہیں۔ تمہاری بگڑی بناتا ہوں اور جو کشٹ تمہیں ہیں

تو میں مٹاتا ہوں۔

کشٹ پایا ہے ابھی تک بھگت اپنی جان پر
تو میں بھی تن من بانٹ دونگا اب تیری شان پر

بھگوان کا تالی بجانا پٹاخے کی آواز ہونا۔ پرتھوی کا پھٹنا اور بھکتی کا پرگٹ ہونا۔

بھکتی :- بھگوان میرا پرنام سویکار کیجئے۔

کرشن :- کلیان ہستو۔

بھکتی :- کہو بھگوان مجھے کیا آگیا ہے۔

کرشن :- اچھا جاؤ اپنے بھکت کی رکشا رتھ وشوکرما جی کو ہماری آگیا سناؤ اور یہاں بھیجو۔

بھکتی :- جو آگیا بھگوان۔ ہاں پرنتو یہ تو بتاؤ کہ سداما کو پاپ و دردر سے کب چھڑائے

کرشن :- سو دیکھو اب کیول مالا کا ایک دانہ شیش ہے یہ سماپت ہو جائیگا تو دردر تو کیا پھر کوئی بھی متر کو نہیں ستانے پائے گا۔

بھکتی :- جو آگیا لیلا دھاری کی

(بھکتی کا جانا وشوکرما کا آنا)

کرشن :- میرا وچار ٹھیک ہے یوگ مایا سداما سے تنی ہوئی ہے کیونکہ بھکتی اور مایا میں لڑائی ٹھنی ہوئی ہے اس لئے مایا سے یہ کام نہیں کرایا ہے یہی سوچ کر وشوکرما جی کو بلایا ہے۔

وشوکرما :- پربھو سیوک پرنام کرتا ہے۔

کرشن :- آئیے بھائی وشوکرما جی پدھارئیے۔ آپ سوئم بھکتوں کے کشٹ مٹاتے ہیں۔ اتے ایو آپ بھکت سداما جی کے بھی سنکٹ ہرئیے بس اس ادھرم داتری میں اسی واسطے جگایا اور اس کارج ہیتو بلایا۔

وشو :- جنارددن میں سیوک ہوں آگیا کیجئے سر آنکھوں سے بجاؤں گا جو کام میرے یوگیہ ہوگا اسے شن میں کر آؤں گا

کرشن :- دیکھو بھائی میرے پرم مِتر سداما جی کے گرہ میں دردرتا نے باس کیا ہے
اس بیچارے کو بہت کشٹ دیا ہے۔ اب وہ گھبرا کر میرے پاس
آئے ہیں۔ آپ جائیے اور میرا وچن نبھائیے۔ کیونکہ میں نے ان کی اگادھ بھکتی
و آدرش پریم کے بسشی بھوت ہو کر اس کو دو لوک کی سمپدا دینے کا بچن
دیا ہے۔ اَنت: میں نے آپ کو اس لئے اس سمے بلایا ہیں۔ کہ آپ
اسی سمے دروڑ دیش انتر گت ارتھات ودربھ نگر کو پدھاریں اور
وہاں ایک سندر نندا سداما پوری کا نرمان کر آئیے اور ان کی کٹی کے
ستھان پر بہت سندر سورن محل تیار کریں اور ساتھ ہی ساتھ بھنڈاری
کوبیر جی کو بھی سوچیت کریں کہ وہ دو لوک کی سمپدا ان کے محل میں لا دھریں
اور جب یہ کاریہ سمپورن ہو جائے تو ہمیں اس کی سوچنا دی جائے۔

وشو :- جو آگیا بھگوان میں جاتا ہوں اور آپ کی آگیا ابھی سر آنکھوں سے
بجاتا ہوں۔ ہاں پرنتو ایک بات یہ اور پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ کو تو
کبھی کسی پر اتنا سنیہہ دکھلاتے نہیں دیکھا پرنتو اب ایسا کون بھاگ
شالی اس سنسار میں جنم لے آیا۔ جو آپ نے اتنا دیا بھاؤ درشایا۔

کرشن :- (مسکراتے ہوئے) ہاں وشوکرما ایک سداما نام کا میرا سہپاٹھی
جو میرے گورو کا چیلہ ہے جو بالک پن میں ساتھ ہی پڑھا لکھا و ساتھ
ہی کھیلا ہے، تو سہپاٹھی ہے۔

سکھا ہے بندھو ہے۔ وہ آتما ہے اور میں کایا ہوں
اسی کی کرپا سے گورو دیو نے پورن پڑھایا ہے

وشو :- دھنیہ ہو لیلا دھاری ساری مایا بنائی ہوئی تمہاری۔ آپ تین لوک، ۵ وہ بھون
کے سوامی من دیپن جی گورو جی کے بھی نہیں بلکہ ایک سہپاٹھی کے اتنے

آدھاری بھی تو وید نیتیہ نیتی نیتی گاتے ہیں اور نارد شاردشیش برہم شاردا بھی آپ کا بھید نہیں پاتے ہیں۔

کرشن :۔ وشو کرما جی اب آپ مجھے اور نہ شرمائیے۔ میرے بھکت کا دکھ دور کرنے تشیکھر ودربھ دیش کو چلے جایئے۔ ایک اور بھگوان کرشن کا اور دوسری اور دش وکرما جی کا جانا سٹیج پر پریورتن ہونا۔ دھرم کا پاپ کی گُدّی پکڑ کر جھانا اور پاپ کا کان دبا کر گھبرانا۔

دھرم :۔ بتا بتا اب بھی تو اپنی بدی سے باز آئے گا یا نہیں بتا سداما کے گھر سے درد کو ہٹائے گا۔ یا نہیں۔ ہیں تو او تر نہیں دیتا بتا تیرا نخرہ اُڑا یا نہیں یا کوئی اور اُپائے کیا جلئے اور تیرا بھوت کسی اور پرکار سے اتارا جائے۔

پاپ :۔ کوئی چنتا نہیں۔ اس بار تیری جیت اور میری ہار ہے پرنتو پاپ پھر آگے بھی نپٹنے کو تیار ہے۔ تونے اور بھگتی نے اپنا سارا زور لگایا۔ آخر سداما کو بھگوان تک پہنچایا۔ اس کے دکھ کے دن ہی ویتیت ہو چکے تھے پھر اس میں تم نے کیا کر کے دکھایا۔ میرے نیچے دکھنے کا کارن یہ ہے کہ سوئم بھگوان کو بھی تم سے پیار ہے اس لئے پاپ اس سمے لاچار ہے۔ انیہ تھا مزا چکھا دیتا

ہوئے ہو تم مجھ پہ مجھے ارمان تم پر ہے
کروں کیا خوشی ہی جبکہ وہ سوئم بھگوان تم پر ہے

دھرم :۔ او پاپی کیا ابھی تک بھی ارمان باقی ہے۔ اتنی بُری دشا کرانے پر بھی ابھیمان تا کی ہے تو۔ تو مایا کو بھی بُلا لے اور جتنا زور لگے سو لگا لے جو ہے سو بنا لے جا جا میری آنکھوں کے آگے سے ہٹ جا میں اس

بار تجھے اور سمے دیتا ہوں جو بنے سو بنا۔
گری بیکس کے دل کو یوں ستائے جائے گا
یاد رکھ اس کی سزا ہاتھوں سے میرے پائے گا

مایا :- (پرویش کرتے ہوئے) دیکھا جائے گا۔ یدی پاپ دھرم سے ہار جائے گا تو،

مایا مایا ہے۔ مایا کا کوئی پار نہیں پائے
ساتھ دار درِ ہے میرے گر نہیں اب پاپ ہیں
بیٹیاں ان کا ہے پر بل بوڑھے یدی ماں باپ ہیں

بھکتی :- (دوسری اور پرویش کرتے ہوئے) جب ماں باپوں کی شکتی ساری دھول میں مل جائے گی تو بیٹے ہی کی عزت کہاں رہنے پائے گی۔

مایا :- بس بس سادھوان ان کہنی باتیں کہہ کر ہمیں اندرا سے بے عزت کرو۔ ہمارے کرودھ کا پاتر اب مت بھرو اپنہ تھا......

بھکتی :- (بات کاٹ کر) اپنہ تھا تو کر ہی کیا سکتی ہے جب تک سنسار میں بھکتی ہے تب تک پاپ و مایا کی دال نہیں گل سکتی۔ میں نے اور دھرم کی اور سنکیت کر کے) دھرم نے بھگوان تربھون پتی کو بھی ایسا پاٹھ پڑھا دیا۔ مایا تجھے بھی بھگوان نے بھلا دیا۔ سُن دھیان سے سُن جو کام تیرا تھا وہ وشوکرما کے دوار کرا دیا۔ اس لئے تم ہمارا کہنا مانو جس کے گھر میں بھکتی اور دھرم کا پرکاش ہو اسے آزمانے کی ہٹ مت ٹھانو۔ اور سوئم بھگوان کی بھی یہی آ گیا ہے۔

جس جگہ پر دھرم کا اور بھکتی کا پرکاش ہو
تم وہاں یدی جاؤ گے تو دونوں کا ستیہ ناش ہو

جس کے ہردیے پریم نا ہوں اس کے دلوں کا پھیر ہو
لوٹو مارو کوئی نا پوچھے اس جگہ اندھیر ہو

مایا :- بس خاموش رہو میں کہتی ہوں ہونی ان ہونی مت کہو ۔ یہ تھا۔
بُرا ہوگا ایسا ہوگا جواب تک ہوا نہ ہوگا

بھکتی :- اول ہوں رستی جل چکی پر بل باقی ہے آج ختم ہوا تو کل باقی ہے بازی لگا کر ہار چلے سب طرح بھیم ہار چلے ۔ اچھا اب کان کھول کر سنو یا تو بھگت سدا ماں کا پیچھا چھوڑ دو جو تم سے پریم جوڑے اس سے تم بھی جوڑ دو ۔ اینہ تھا بری طرح سے دھکے ہی کھاؤ ۔ ہم کوئی اور شستر کام میں لائیں گے تم کشٹ پاؤ گے ۔

دھرم :- ہاں مایا کہنا مان لو ہٹ مت کرو ۔ چال کو پہچان لو ۔ ابھی سداماں جی کے گھر سے ہٹاتے ہیں دو گھنٹے ٹیک کر ، شما کرو ہم نردوش ہیں یہ سب بھگوان کی آگیا ہے

بھکتی :- کیا

پاپ :- یہی کہ بھکتی کی پریکشا کے ہیتو ہی ہمیں بنایا ہے جہاں بھگت کو پاتے ہیں وہاں مایا اپنے پرلوبھن میں ، اور درِدرتا کو اپنے شکنجے میں پھنسا کر اسے خوب ستاتے ہیں ۔ یدی وہ اپنے پریکشا میں پاس ہو کر سولم شنکھ چکر گدا پدما دھاری بھگوان کے لے میں مل جاتے ہیں اور جو ہمت ہار گئے اپنے آپ بھول جاتے ہیں تو دردر و مایا اسے میرے حوالے سونپے جاتے ہیں پھر میں پاپ ہوں دردر کا بھاپ ہوں ۔ اپنی من مانی چاہتا ہوں جیو کو مدرا دس پان کراتا ہوں ۔ وشے واسنا جھٹر کتا ہوں ۔ انت : اسے یم کے دوار پہنچا آتا ہوں ۔ ہمیں دور ہو جاتا ہے ۔ میں دور ہو جاتا ہوں ۔ جیو پھر اپنی کرنی کا ڈنڈ پاتا ہے ۔

ہے پرکرتی کا ہی نیم اس سنسار میں
کام ہم سب آ رہے ہیں اس کے کو ہار میں

بھکتی :- کیوں مایا کیا یہ بات ستیہ ہے۔

مایا :- (نیچا سر جھکا کر) ہاں بہن ستیہ ہے اب ہم جانتے ہیں اور دردر کو سمجھاتے ہیں اور اس کا آسن سدا ما کے یہاں سے اٹھواتے ہیں۔ اپنے تھما ڑش کرا جب اپنا کاریہ شروع کریں گے تو اس بیچارے کو ہیں دھریں گے۔

ہم شما مانگیں گے اس کی جا کے اب بھگوان سے
ہوگیا نیچا ہمارا سر بہت ابھیمان سے

بھکتی :- آئیے انت میں سیدھے مارگ پر آئیے۔

اس طرح سے کشٹ آجاتا ہے پرواہ پر
چھوڑ کر کمر ہی اب آئے ہیں سیدھی راہ پر

دھرم کا تالی بجانا پٹ پریورتن ہونا۔ وشوکرما کی مایا سے سداما کی جھونپڑی سے محل ہو جانا۔ رتن جڑت پلنگ ہو جانا۔ آبھوشن انیک واسیوں کا سیوا میں آجانا مایا و دردر اور پاپ کا کانپنا۔ اسی ٹیبل ہٹ کا پات ہونا

انک تیسرا

درشیہ پہلا

(استھان — وِدربھ دیش)

(سوشیلا اپنے بالکوں سمیت سوتے سے چونک اٹھتی ہے)

سوشیلا :- (آشچریہ سے چاروں اور دیکھ کر) ہے یہ کیا محل اور وہ بھی سنہری سیتہ ہے جھونپڑی میں رہنے والے محلوں کے سوپن دیکھتے ہیں۔ پرنتو جاگرتی میں وہی حال کیسا محل کیسا مال وکنگال کے کنگال سمجھی بھگوان یہ سوچ دکھا کر کے ہمیں لبھاتے میں ہمارے دکھے ہوئے دلوں کو اور دکھا رہے ہو

(اپنے وستر ابھوشن دے کر) اسے جنھیں کھانے کو ان نہیں تن ڈھانکنے
کو وستر ایک بھی ثابت انہیں سوئم میں وستروں آبھوشنوں کی بھرمار
اور رانیوں سے بھی آدھک شرنگار (آنکھیں مل کر) نا دکھاؤ پربھو
ہمیں ایسے سوپن نا دکھاؤ (بالکوں کی اور دیکھ کر) ہے یہ میرے لال جو مہا کنگال آیا کیا ہی
اچھا ہوتا جو یہ جاگرت میں ایسا آنند پاتے (داس اور داسیوں کو دیکھ کر)
ہیں ہیں مجھے کیا ہوا یہ تو سب سورگ کے ٹھاٹ ہیں۔ بھگوان میں
جاگتی ہوں یا سوتی ہوں بتاؤ بتاؤ کوئی میرے من کے بھرم کو مٹاؤ۔
ماں یا کیا ہے دیکھتی ہوں خواب کی تعبیر ہیں
جاگتی اس دم یہ ہوں یا سوتی ہوں رگھوبیر میں
(اچانک کا شبد ہونا دیوار میں بھگوان کرشن کا۔ بنسری بجاتے درشٹی آنا۔
سوشیل کا گھٹنے ٹیک کر ہاتھ جوڑنا پرشنوں کا درشٹ ہونا)

کرشن :۔ بھابی سوشیلا جسے تم سوپن سمجھ رہی ہو وہ سوپن نہیں ہے۔ یہ جو کچھ
بھی ہے سب تمہارا ہے۔ ہاتھی گھوڑے بھینس پالکی داس اور داسی
یہ سب پرتیکش ہیں۔ چھایا نہیں ہے۔ اور اس کے اتی برکت دولوک
کی سمپدا بھی خزانے میں بھرپور ہے۔ تمہارے دردن گئے۔ آنند سے
جیون دیتیت کرو۔ تمہیں سمپورن سکھ دیئے اور ہمارے پرم متر
سدا ہ دوار کا سے شانتی پورک یہاں پد بھاریں گے اور ابھی میرے
راجیہ میں ہے۔ تم کوئی چنتا نا کرنا وہ میری آگیا سے سدھاریں گے۔

سوشیلا :۔ اپکار ناتھ تمہارا اتے ننت اپکار پر تو دیو یہ تو بتا دو کیا دین بھکتوں کو سدا
اسی پرکار سے اس جیون کی ٹوٹی ٹوکا کو دھکیلتے رہیں گے۔
درشن دے پربھو آپنے ہر لیا کشٹ تمام
لکشمی کے بھنڈار بھرے سجے مندر سُٹھام

کرشن :- بھلا دو جی اب وہ باتیں بھلا دو۔ وہ دن وہ راتیں بھلا دو۔ کیونکہ سکھا
سداما کی اپنے بھگتی سے پرسن ہو کر میں نے ہمیشہ کے لئے سکھی بنا دیا
جو کہ دکھوں کا بادل اب تک چھایا ہوا تھا۔ وہ بھائی سداما کے آدرش نے
ہٹا دیا، اور یہ سنسار ہے یہاں دکھ کے پشچات سکھ ہوتا ہے کیونکہ جگت
کا یہی دیوہار ہے۔ کنتو اب سکھ کبھی دکھ کے روپ میں نہیں بدلے گا۔
اور یہاں کا سکھ بھوگنے کے پشچات انت میں میرے لوک کا سکھ ملے گا۔

اب تو تم اس لوک میں بس دن رہو آرام میں
انت میں سکھ سچا پاؤ جا کے میرے دھام میں

سوشیلا :- دھنیہ پربھو جی آپ کا اُپکار جو کچھ بھی آپ نے دیا وہ تھوڑا نہیں
اور دکھ ہمارے اوپر لیش ماتر بھی چھوڑا نہیں۔ پرنتو اتنی کرپا اور
کیجئے اور سیوک کو ہر سمئے اس پرکار اسی روپ میں درشن دیجئے۔

کرشن :- تتھاستو۔

سداما کے دونوں لڑکوں کا جاگ اٹھنا اور بھگوان کرشن کو دیکھ کر چکیت ہو جانا اور اٹھ اٹھ
کر چرنوں میں گر جانا۔

رام نارائن :- جے مدھوسودن آپ کی جے ہو۔

لکشمی :- جے ہو جناردن آپ کی جے ہو۔

بھگوان کرشن کا دونوں بالکوں کا ہردے سے لگانا اور سوشیلا کا سر جھکا کر
پرنام کرنا بھگوان۔ کرشن کا آشیرواد دینا پٹاکشیپ ہونا۔

انک تیسرا

درشیہ دوسرا

(استھان - دوارکاپوری کا محل)

(سداما کو پلنگ پر بیٹھے نظر آنا)

سداما :- (سوئم) سداما تو یہاں آنند مگن مخملی گدوں پر ریشمی چادر اوڑھ کر

آرام پاتا ہے۔ پرنتو گھر کا بھی کچھ پتہ ہے کیا ہو گا۔ تیرا رام نرائن تو سمجھدار ہے۔ سوشیلا کے سمجھائے سمجھ جاتا ہو گا۔ پرنتو لکشمی نرائن تو نادان ہے بہت کشٹ پاتا ہو گا۔ اور روتا ہو گا۔ آہ وہ پتی پراین جو سوشیلا ہے تو کیسے تراس اٹھاتی ہو گی۔ انیتہ یہ تی رو رو کر آنکھوں سے پانی بہاتی ہو گی تم تو یہاں کیا نشٹ بھوجن پاتے ہو اور وہ سب کیا پتھر کھائے ہوں گے۔ اور یہاں تو جس کام آیا تھا۔ اس کا ذکر ہے نا فکر۔ وہاں اتنی دولت کے ہوتے ہوئے دینے کا نام نہیں۔ کوری کوری باتیں ہی باتیں ہیں دینے کو ایک چھدام نہیں۔

کرشن پورا سوم ہے رگ رگ میں اس کی چال ہے
کوری باتوں ہی میں ٹالے گا یہ کیونکہ گوال ہے
تجھے تو گیات تھا پہلے ہی اس چھلیاں کی گھاتوں کی
نا دیتا ہے نا لیتا ہے صفائی کوری باتوں کی

(بھگوان کرشن کا پرویش)

کرشن:۔ او ہو بھیا سداما کس وچار ساگر میں غوطے لگا رہے ہو۔

سداما:۔ (بھاؤ بدل کر) کچھ نہیں آؤ بھگوان آؤ بھگوان بس یہی سوچ وچار ہے کہ بہت دن ہوئے اب گھر جاؤں یدی آپ کی آگیا پاؤں۔

کرشن:۔ کیوں ابھی آپ کے من میں کیا سمایا۔ جو گھر یاد آیا۔ کیا آپ بنا وہاں کھیتی سوکھ جائے گی یا دیر ہو جانے سے بھابی جی روشٹ تو نہیں ہو جائیں گی۔

سداما:۔ نہیں ناراض تو نہیں ہو جائے گی۔ پرنتو اکیلے گھر رہنے سے گھبرائے گی۔

کرشن:۔ پرنتو ہمارے یہاں آنے کا سماچار تو گیات ہے پھر گھبرانے کی کون سی بات ہے۔

سداما:۔ یہ تو آپ ٹھیک کہتے ہیں پرنتو اکیلی ستری کا گھبرانا سوبھاوک ہے تو کا جب تک

ہی چلتی ہے جب تک ناؤ کی ہے۔ میں تو یہاں سکھ سے ہوں پرنتو وہاں کیا بیت رہی ہے اس کی خبر نہیں۔

کرشن:۔ تم ان سے نسچنت رہو ان کا رکھشک بھگوان ہے تم اتنی دور پیدل چل کر آئے ہو۔ سفر کے تھکے ہوئے ہو۔ کچھ دن سکھ سے بتاؤ اور یہاں آرام پاؤ۔

سداما:۔ (سوگم) ٹھہرا لیتے ہیں پر ہاتھ سے ایک پائی بھی نہیں دلاتے ہیں۔

کرشن:۔ بھیا تمہارے آنے سے میں تھوڑا آرام سے دن بتاتا تھا۔ تمہارے ساتھ تھوڑا دل بہلاتا تھا۔ پرنتو یدی اب تم چلے جاؤ گے۔ تو مجھے بہت دکھ پہنچاؤ گے۔

سداما:۔ ہاں پربھو آپ کا ملنا بھی میں سدیو یاد کروں گا اور تب تک یاد رہے گا۔ جب تک میں مر نہ جاؤں گا۔

کرشن:۔ پرنتو بھائی میں تمہارے جانے کا رنج کئی دن کروں گا۔

سداما:۔ یہ تو ستیہ ہے پرنتو اب تو آپ آگیا ہی دیں (سوگم) سمجھا جب جانے کو کہیں گے۔ تو کچھ نہ کچھ دئے بنا نہ رہیں گے۔

کرشن:۔ میں تو نہیں چاہتا بھیا پرنتو آپ کے جانے سے مجبور ہوں۔

سداما:۔ (سوگم) ارے یہ کیا جانے کو تو کہہ دیا پرنتو دینے کو کچھ بھی نہ دیا۔ پرنتو میرا براہمن کا حق ہے۔ اس لئے مانگ کر عزت نہ گنواؤں گا۔

کرشن:۔ بھائی سداما جی آپ کی ستر تا کی کچھ تعریف نہیں کر سکتا۔

سداما:۔ سمجھا دینے والا چلتے سمے دیتا ہے۔

کرشن:۔ کیوں بھئی سداما آپ کے گھر کسی چیز کی کمی تو نہیں ہے۔

سداما:۔ بھائی آپ کی کرپا سے میرا گھر ہر ایک وستو سے پری پورن ہے۔

کرشن:۔ اچھا بھیا بھابی کو میرا پرنام سنانا۔ اور پھر بھی کبھی آنا۔

سداما:۔ (سوگم) دینے کے نا دین کے کیول پرنام کا بھار اٹھا دیا۔ اور اس پر بھی

پھر آنے کا حکم سنا دیا۔ بس مہاراجہ بس جتنے گنگا نہائے اُتنے ہی پھل پائے (پرگٹ) ہاں ہاں پربھو آوشیئے آپ کا پرنام آدشیئے پہنچاؤں گا۔

کرشن: بھائی سداما یدی ہماری بھابی نے کوئی چیز منگائی ہو تو یہ سب کچھ آپ کا ہے مانگ کر و اپنے ہاتھ سے لے سکتے ہو۔

سداما: (سوئم) بھائی واہ وا یہ بھی بڑے باتون ہیں پرتھارا ہی ہے پرنتو کسی دستو کو ہاتھ لگانا پاپ ہے۔

کرشن: پھر بھی گرہستی میں ہر وستو کی آدشیکتا ہوتی ہے لے جاؤ۔ دھن وستر آدی ابھوشن لے جاؤ۔

سداما: (سوئم) ہاں جی زبانی خرچ میں لگتا ہی کیا ہے۔ پرنتو ہاتھ سے دینا ایک کوڑی بھی دِرتھا ہے اور سوشیلا نے کہا تھا کہ وہ سب کچھ دے دیں گے۔ جب ہمارے بھاگ میں ہی نہیں ہے تو یہ چھلیا ہمیں کیا دیں گے۔

منہ سے سب کچھ دے چکے تو یہ کیا دیں گے ہاتھ سے
ہیں چھلیا گوالے یونہی ٹالیں گے کوری بات سے

کرشن: اچھا بھیا گھر پہنچ کر بال بچوں کی کشل سے سُوچت کرنا۔

سداما: (سوئم) ہاں ہاں مارگ سے جیوت بچ کر پہنچا (پرگٹ) ہاں ہاں بھیا آوشیئے ہی۔

کرشن: بھیا یدی چاہو تو بھابی جی کے واسطے کچھ سوغات لے جاؤ۔

سداما: ارے یہ کیا بھیا تم بار بار اس کا نام جیبھ پر کیوں لاتے ہو کیوں سب دنوں کا ٹھاٹا ہا۔ آج ہی اٹھاتے رہو۔ (سوئم) میں مانگنا منہ سے نہیں چاہتا۔ پرنتو یہ میرے منہ سے ہی کہلوانا چاہتے ہیں تو کیا حرج ہے۔

سداما ستر ہے چل مانگ ہی لے (پرگٹ) بھیا کنہیا ۔۔۔۔۔

کرشن :۔ (بات کاٹ کر) اچھا بھئی نہیں تو آؤ ۔ رتھ تیار ہے دیر مت لگاؤ جس پرکار کوشل اور وک آئے تھے ۔ اس پرکار چلے جاؤ اور ہاں اس بال سکھا کو بھول مت جانا کبھی پھر بھی درشن دینا ۔

سداما :۔ ہرے ہرے کبھی میں ایسی غلطی کھا سکتا ہوں اپنے پریہ متر دوارکا دھیش کو بھلا سکتا ہوں (سوگم) واہ رے ہوشیاری جب میں سے مانگنے کی ٹھہرائی تو آپ نے راہ بتائی ادے جس لئے آج تک سوگم گوالوں سے دہی ماکھن مانگ کر کھایا وہ کیا دے گا ۔ چل سداما سنتوش کر (پرگٹ) اچھا بنار دن آگیا دیجئے ۔ اور اپنے سیوک کا پرنام لیجئے (سداما) پرستھان کرنا چاہتا ہے ۔

کرشن :۔ (سوگم) ہاں تھوڑی اور پریکشا لوں اور یہ تن کے وستر بھی اتروا لوں (پرگٹ) بھیا ذرا ٹھہرو یہ وستر اتار دو اور اپنے وہی وستر پہن لو اور یدی آوشیکتا ہو تو پہرے رہو ۔

سداما :۔ (سوگم) یہ لو اور بھی متر تا نبھاتے ہیں یہ وستر بھی اتروا تے ہیں (پرگٹ) ہاں بھگوان یہ وستر تو ان راجے محلوں کی شوبھا ہیں یہاں تو ہمارے وہی وستر اچھے ہوتے ہیں (وستر اتارنا)

کرشن :۔ نہیں متر پہنے رہو ۔

سداما :۔ وستر اتار کر اپنے پھٹے وستر پہن کر) اچھا بھگوان آگیا دیجئے ۔ اور پرنام لیجئے ۔

کرشن :۔ پرنتو ہمارے تمہیں آشیرواد تو دیجئے ۔

سداما :۔ (سوگم) ہاں کام تو آشیرواد ہی کا کیا (پرگٹ)

دن پر دن بڑھتی رہے سدا تمہاری شان
تیسو ہی پاؤ گے پربھو جیسو موہ دی نہو دان

(سداما کا پرستھان کرشن کا لوٹ آنا)

کرشن :- گئے متر سداما گئے ہاں، پرنتو مجھے سوم چھند کہنے گھر گئے۔
جو دل میں ہے تمہارے دہ وہاں تک ساتھ جائیگی
ہیں اتنے ہی دکھ کے دن مصیبت گھر نہ آئے گی
سیکھ کوئی سداما سے کہ ہوتی آن کیا
پران کے رہتے ہوئے جائیگی اس کی شان کیا

پرستھان

انک تیسرا　　　　درشیہ تیسرا

سنتھان سداما جی کے محل کا دوار

(پہرے دار کھڑے پہرہ دے رہے ہیں نگر کے نواسی کیرتن کرتے ہوئے سداما جی کی جے بولتے ہوئے آتے ہیں۔)

سداما :- ارے بھائی تم سب جاؤ مجھے پاگل مت بناؤ۔ اور میری کٹیا کہاں ہے سو بتاؤ۔

نواسی نمبرا :- مہاراج یہی سداما پوری جس کو آپ نے ہی بسایا ہے اور ایک چھوٹے سے گرام کو سورگ سے بڑھ کر بنایا ہے

سداما :- ارے بھلے مانسوں تم کیا میری ہنسی اڑاتے ہو۔ بھلا کیوں مجھے اچھے خاصے کو پاگل بناتے ہو۔ میری وہ کٹیا میرے بچے یہاں سے

کہاں گگئے کیوں نہیں بتاتے ہو۔

نمبر ۲۔ مہاراج ہم ستیہ کہتے ہیں یہی آپ کا دھام ہے۔

سداما :۔ سمجھا بھائی۔ تم باز نہیں آؤ گے۔ جو میں پوچھنا چاہتا ہوں سو نہیں بتاؤ گے۔ (آگے بڑھ کر پہرے دار سے) بھائی مجھے بتاؤ وہاں کس سیٹھ نے محل بنوا دیا۔ اور میری وہ کٹیا وہ میرے بچوں کو کہاں کھپا دیا۔

(کھڑکی سے سوشیلا کا جھانک کر دیکھنا اور سواگت کو آرتی کا تھال لیکر آنا)

سداما :۔ بھیا بتاؤ یہ کس کا مکان ہے۔

پہرے دار :۔ مہاراج سداما کا۔

سداما (سوئم) ہیں میں بھول کر کہیں مایا نگر میں تو نہیں آگیا (پرگٹ) بھائی کیا سداما نام کا کوئی راجا بھی ہے۔

پہرے دار :۔ مہاراج آپ دھوکا نہ کھائیے (مسکرا کر) یہ سب کچھ آپ کا ہے بھیتر آئیے۔

سداما :۔ نارائن نارائن۔ نشچے سداما تو مایا پوری میں آگیا۔

(سوئم) بس جو تو بھیتر آگیا تو اور بھی دھوکا کھائے گا۔

داسیاں :۔ (پرویش کرتے ہوئے) مہاراج آئیے ہاتھ جوڑتی ہیں۔

سداما :۔ اے تم سب کون ہو۔

داسیاں :۔ آپ کی سیوا کا ہیں۔

سداما :۔ (سوئم) اب تو نشچے جادو نگری میں آن پھنسا اور یہ سب جادوگرنی ہیں۔

داسی :۔ مہاراج ہم آپ کو بھیتر لے جانا چاہتی ہیں۔ (پرگٹ) مہارانی جی بلاتی ہیں

داسی نمبر ۲ :- یہ تو بھیتر چلنے پر پتا لگے گا۔

سدا ما :- شما کرو میں اب نہیں پاؤں گا۔ تم چاہے کتنا ہی کہو پرنتو میں بھیتر نہیں جاؤں گا۔ یدی بھکشا ہو تو یہاں ہی دے دو۔

داسی نمبر ۳ :- اچھا تو بھنڈارے میں آؤ اور بھکشا لے جاؤ۔

سدا ما :- ہاں ہاں تب تو چلو۔

(سب کا پرستھان)

انک تیسرا درشیہ چوتھا

(ستھان سدا ما کا محل)

(سہیلیوں کے ساتھ سدا ما کا پرویش)

سدا ما :- ارے ارے تم مجھے کہاں لے جاتی ہو۔ تمہارا رسوئی گھر کہاں ہے یا یوں بہکاتی ہو۔

داسی نمبر ۱ :- نہیں مہاراج نہیں بہکاتی ہیں۔ رسوئی تک آئیے آپ کو بھوجن جماتی ہیں

سدا ما :- تو بھیتر اور نہیں جاتا مجھے تو یہاں سے ہی بھکشا دے کر بناؤ۔

داسی :- اچھا تو دیکھو سامنے ہماری مہارانی آتی ہیں۔ ہاتھوں سے ہی آپ کو بھکشا دے جاتی ہیں۔

سدا ما :- ارے یہ کیا میں پرناری سے بات نہیں کروں گا۔ اس حال میں تو ہوں پھر جانے اور کیا دکھ بھوگوں گا۔ (سوشیلا کا پرویش)

سوشیلا :- ہاں پرناری سے بات نہ کیجیے پرنتو اپنی داسی کا تو پرنام لیجیے۔

سدا ما :- (نیچے نظر کئے ہوئے) دیویوں تم میرے آگے سے ہٹ جاؤ۔ میری ہنسی

مت اُڑاؤ۔ میں کبھی پرائی استری پہ آنکھ نہیں اُٹھاتا اور جان بوجھ کر پاپ
نہیں کماتا۔

سوشیلا:۔ ناتھ! تمہیں کیا ہوا ذرا تو بتاؤ تمہیں میری قسم ذرا آنکھ تو اونچی اُٹھاؤ۔
(سہیلیوں سے تم سب جاؤ) سب کا جانا۔

سداما:۔ آواز تو صاف بتاتی ہے کہ یہ سوشیلا ہے (نظر اٹھا کر دیکھنا) ارے کون میری
مہرپاگنی سوشیلا۔

سوشیلا:۔ میرے ہردے ناتھ (ہاتھ پکڑنا چاہتی ہے۔ سداما الگ ہٹ جاتا ہے)

سداما:۔ دُور ہٹ کلنکنی میرے شریر سے ہاتھ مت لگانا کہیں اپنے ساتھ مجھے
بھی نرک کی مت بنانا۔

سوشیلا:۔ سوامی یہ آپ کیا سناتے ہو۔

سداما:۔ یہی کہ تو مجھے اسی واسطے دوارکا پٹھاتی تھی اور میرے پیچھے بیبھچار
کا گل کھلانا چاہتی تھی۔ دھن کے لوبھ میں اس پرکار کلنک لگانا چاہتی تھی

سوشیلا:۔ آہا۔ یہ کیا میرے آچار وچار کے تم شاکشی ہو۔

سداما:۔ ہاں وہ ساکشی ہے پاپنی تو تو اور وہ بھگوان ساکشی ہے۔ ستیہ کہہ دی
تو نے پاپ نہیں کمایا تو یہ سب سامان راجسی کہاں سے آیا۔

سوشیلا:۔ یہ سب آپ کے پرمیشرم اور بھگوان ترلوکی ناتھ کی مایا۔

سداما:۔ ایسے باتیں مت بنا مجھے کرودھ مت دلا۔ میں دوارکا اسی ترلوکی ناتھ
کے پاس اتنی دور دھایا پرنتو کچھ بھی نہ پایا۔ پھر تجھے دینے وہ یہاں کیسے آیا۔

سوشیلا:۔ سوامی میں ستیہ کہتی ہوں میں نے کوئی پاپ نہیں کمایا ہے یہ جو کچھ ہم

سب بھگوان ہی کی مایا ہے کسی پرکار تو میرا وشواس کیجئے یدی آپ کو
دھرم ہے تو میری پریکشا لے لیجئے۔

سداما :- باتیں بناتی ہے مجھے غصّہ پر غصّہ دلائے جاتی ہے۔ مجھے نردھن
جان کر پاپ پر پاپ کماتی ہے۔ پھر بھی آپ کو ستیا دم ٹیتی بتاتی ہے جب میں دوارکا
جاکر خالی ہاتھوں لوٹ آیا۔ تو تجھے دینے وہ گھنشیام کیسے آیا۔

سوشیلا :- سوامی ان کا بھید کوئی نہیں پاتا۔

سداما :- نہیں نہیں میرے من کو وشواس نہیں آتا۔ بتا میرے دونوں لاڈلے
کہاں ہیں ان کو پیار کرکے پچکار کر میں بن کو جاتا ہوں۔ اب اس پاپ نگری میں
میں نہیں رہنا چاہتا ہوں۔

(تب نارائن و لکشمی نارائن کا دوڑتے ہوئے آنا اور سداماں سے لپٹ جانا
سداما کا دونوں کو پیار کرنا۔

رام :- پتاجی دیکھو اب ہم کیا سے کیا بن گئے۔ آپ بھی وستر نئے نئے پہنئے اور
دیر مت لگاؤ۔

سداما :- کیوں بیٹا رام نرائن یہاں کبھی کوئی آدمی آیا تھا۔

رام :- نہیں پتاجی یہاں تو کبھی کوئی نہیں آیا۔

سداما :- تب یہ مکان کس نے بنایا اور یہ سب سامان کہاں سے آیا۔

رام :- آپ جس کے پاس ماتاجی نے بھیجے تھے وہ گھنشیام آئے تھے
انھوں نے ایسی مایا دکھائی ایک چھن بھر میں جھونپڑی کے بدلے یہ مایا
دکھائی کہ یہ محل بنا کر جھونپڑی اڑائی۔

سداما :- ٹھیک جو چرتر آپ نے رچایا وہی بات ان بالکوں کو سکھائی. بھلا میں کیسے یقین لاؤں جس کے گھر جانے میں کتنا کشٹ پایا اور کچھ بھی نہیں لایا. خالی ہی ہاتھ لوٹایا بھلا وہ کنجوس مکھی چوس گھر بیٹھے دینے کیسے آیا۔

سوشیلا :- سوامی یہ سب آپ کے متر کی مایا ہے۔

سداما :- جھوٹ بالکل جھوٹ باتیں بناتی ہے. میرے سامنے تریا جال بچھاتی ہے

سوشیلا :- ہے پربھو ان محلوں سے تو ہمیں جھونپڑی ہی آنند دایک تھی میں کُلٹا اور پاپنی تو نہیں بننا چاہتی تھی اسی کے کارن میرے سوامی ویبھ چارنی یا کُلٹا جانتے ہیں میں لاکھ بھی کہتی ہوں پرنتو میری ایک بھی نہیں مانتے ہیں تم بتاؤ یہ سب میرے کس کام کا ہے. ہیں. اپنے ہاتھ میں اس بن میں آگ لگا دوں گی اور ساتھ ہی ساتھ اپنے شریر کو بھی جلا دوں گی۔

(پانچ جنیہ شنکھ کے شبد کا ہونا اور بھگوان کرشن کا پرگٹ ہونا)

کرشن :- شانتی کرو پر آئن سوشیلا شانتی کرو اور بھیا سداما تم اپنے شنکا کو اپنے ہردے سے ہٹا دو. یہ سب میری مایا ہے اس لئے اسے اپنے ہردے میں جگہ دو۔

سداما :- تو کیا یہ سب آپ کی مایا ہے

کرشن :- نہیں یہ سب تیری بھکتی کی شکتی ہے۔

بھکتی کی شکتی ہے یہ اور پریم کا پرشاد ہے

مایا ہے چاولوں کی آج تک جو یاد ہے

سداما :- دھنیہ ہے جنار دن آپ بھی عجب رچاتے ہیں جو سبھی میں گپت دان

دے کر سب سنکٹ نساتے ہیں۔ شما کریئے میرے آوگن پر دھیان نہ دھریئے
دیوی سوشیلا میں اپرادھی ہوں مجھے تم بھی شما کرو۔

سوشیلا:- نہیں ناتھ آپ نے یہ بھی اچھا ہی کیا۔ جو آج ہی سنکا کا سمادھان کر لیا۔ یدی آپ آج یہ شبد جہوا پہ نا لاتے تو ہم پن: بھگوان کرشن کے درشن کیسے پاتے۔

سداما:- بھگوان آپ کرپا کیجئے اور اپنی ان پاؤنی بھکتی کو اکھنڈ کر دیجئے۔ یدی یہ ہم پاؤں گا تو اس آواگمن کے جھمیلوں سے چھوٹ جاؤں گا۔

کرشن:- تتھاستو۔

سب۔ بولو سری بہاری کی۔ گوبر دھن دھاری کی جے۔

سب کا موشن میں ہو جانا۔ بھگوان کرشن چندر کا بانسری بجانا پٹیلے پر یورنیکا پات ہونا۔

ڈراپ

(اتی شوبھم)



موٹر مشینری کے متعلق واقفیت بہم پہنچانیوالی ملک بھر میں سب سے اعلیٰ اور پہلی کتاب

موٹر میکینک ٹیچر با تصویر

(مصنفہ شری کرشنا نند شرما ایم ایم ای ایس)

اس کتاب میں زمانہ حال کی تمام چالو نئے نئے موڈل فورڈ شیورلیٹ وغیرہ وغیرہ موٹر کاروں کی تمام مشکل ترین باتوں کے متعلق اصولی اور عملی کام کے طریقوں کے تشریح کرنے کے بعد موٹر کار کی عملی طور پر مرمت کرنیکا کام سکھایا گیا ہے۔ ساتھ ساتھ نئی موٹر کاروں کی بجلی کا پورا پورا حال جو اس سے پہلے کسی کتاب میں نہیں دیا گیا درج کر کے زمانہ حاضرہ کی جدید موٹر کاروں کے بیان کو مکمل کر دیا ہے۔ جگہ جگہ سینکڑوں نقشے ٹیبل اور ہاف ٹون بلاکوں کے فوٹو دے کر جبائی حصوں کو صاف صاف دکھلایا گیا ہے جن سے ایک معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی پورا پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کتاب کے اندر سوال اور جواب لکھ کر اور بھی مفید اور کارآمد بنا دیا ہے۔ اس کتاب میں نیچے لکھی باتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے ؎

۱۔ مشینری سے تعلق رکھنے والے تمام اوزاروں کے نام اور ان کا استعمال۔ ۲۔ ہر قسم کا ٹانکا لگانا۔ ۳۔ انجن کی طاقت کا کم و بیش کرنا (۴) انجنوں کی قسمیں (۵) موٹر کے چیسس کا پورا پورا حال۔ (۶) انجن کے بار سسٹم پیٹرول بجلی تیل پانی اور انکا کام اور انکی خرابیوں کو جاننا اور دور کرنا۔ ۷ موٹر انجن کے ہر ایک حصہ کا بیان۔ چلتی ہوئی گاڑی میں فوری خرابی اگر پیدا ہو جائے تو اس کا سبب اور علاج۔ ٹرانسمشن۔ بریک سسٹم اسٹیرنگ کی بناوٹ۔ یہ کتاب آپ کو مطالعہ کی دعوت دیتی ہے اور اعلان کرتی ہے کہ میرا پاس رکھنا ایک بہترین ماہر اور قابل رہنما کے مترادف ہوگا۔ بیشمار خوبیوں کے باوجود قیمت اردو ایڈیشن صرف پانچ روپے ہے۔ علاوہ ڈاک خرچ ہندی ایڈیشن ۱/۱۰

الیکٹرک گائیڈ
با تصویر

ترمیم شدہ سنہ ۱۹۵۰ء کا نیا ایڈیشن

مُصنّفہ

مسٹر نریندر ناتھ بی۔ ایس۔ سی الیکٹرک اینڈ ریڈیو انجینئر پرنسپل ایس۔ ای انسٹی ٹیوٹ

(آف راولپنڈی) سونی پت

اس کتاب میں بجلی کے ابتدائی اُصول واضح طور پر بالکل سادہ زبان میں بیا کیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی تمام قسم کی مشینوں مثلاً ڈائینما۔ موٹر۔ ٹرانسفا بجلی کے ہر قسم کے میٹر۔ ڈائرکٹ آلٹرنیٹنگ یعنی ڈی۔ سی۔ اے۔ سی اور ریکٹیفائر وانند وغیرہ بالتفصیل بیان کیئے گئے ہیں۔ تمام صوبوں میں الیکٹرک سپر وائزر کے سرکا امتحان و سٹی اینڈ گلڈز لنڈن کے امتحان پاس کرنیکے لئے یہ کتاب لاثانی ہے۔ لیئے الیکٹرک انجنیرنگ کے طالب علموں۔ بجلی کا کام کرنیوالوں مستریوں و انجنیریوں کے لئے یہ کتاب بے بہا نعمت ہے۔

نوٹ :۔ اس کتاب میں سپروائزروں کے امتحان کے پرچوں کے حل بھی دے گئے ہیں۔ کتاب کی چھپائی دیدہ زیب اور کاغذ سفید موٹا اور چکنا ہے۔ اس پر مجلد ۴۱۶ صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت صرف 4/8/- ہے۔ ڈاک خرچ الگ۔

بذریعہ وی۔ پی منگانے کا پتہ

دیہاتی پُستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی 6

نوٹ :۔ ٹیکنیکل کتابوں کی فہرست مُفت منگا دیں۔

A7→R4

